The Weekly Badr Qadian

ہفت روزہ بدر قادیان

جلد ۲۰ — شمارہ ۲۴

ایڈیٹر: محمد حفیظ بقاپوری

نائب ایڈیٹر: خورشید احمد انور

۲۳ ربیع الثانی ۱۳۹۱ھ — ۱۷ احسان ۱۳۵۰ ہش — ۱۷ جون ۱۹۷۱ء

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۱۴ احسان (جون) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق ربوہ سے ۱۰ جون کی آمدہ اطلاع مظہر ہے کہ آج حضور کی عام طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر رہی۔ البتہ نقرس کی کچھ تکلیف (جو کئی روز ہوئے شروع ہوئی تھی) ابھی باقی ہے۔ احباب جماعت دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو اپنے فضل سے کامل و عاجل صحت عطا فرمائے اور اپنا فضل شاملِ حال رکھے۔

ربوہ ۱۰ احسان۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ رات سے کمر میں اور جسم میں شدید درد کی تکلیف ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔

قادیان ۱۴ احسان۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہٗ مع اہل و عیال بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں الحمدللہ۔

★ — آج صبح مکرم ڈاکٹر ملک بشیر احمد صاحب ناصر کو اچانک دردِ گردہ کی تکلیف ہو گئی۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ صحت کاملہ عاجلہ عطا فرمائے آمین۔

سونگھڑہ میں جماعت ہائے احمدیہ اڑیسہ کی نہایت درجہ کامیاب سالانہ کانفرنس کا انعقاد

عقائد و تعلیماتِ احمدیت اور جملہ پیشوایانِ مذاہب کی تعظیم و تکریم سے متعلق دلچسپ و ولولہ انگیز تقاریر

اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کے رُوح پرور نظارے۔ وزیرِ تعلیم اڑیسہ کی شمولیت!!

(رپورٹ مرتبہ مکرم مولوی سید محمد موسیٰ صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ)

آل اڑیسہ احمدیہ کانفرنس کے انعقاد کے لئے سب سے پہلے ایک سب کمیٹی بنائی گئی۔ اس کمیٹی کے صدر مکرم عبدالحلیم خان صاحب قرار پائے اور سیکرٹری مولوی سید غلام ابراہیم صاحب مقرر ہوئے۔ مکرم مولوی ذوالفقار علی خان صاحب بی۔ اے سیکرٹری امور عامہ جماعت احمدیہ سونگھڑہ اور خاکسار کی نگرانی میں اس کمیٹی نے جو بارہ افراد پر مشتمل تھی اپنا کام شروع کیا۔ اور باوجود مخالفوں کی سر توڑ مخالفت کے اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل و کرم سے اس کانفرنس کو پایۂ تکمیل تک پہنچایا۔ الحمد للہ۔

کانفرنس سے ہفتہ عشرہ قبل بارش شروع ہو گئی۔ خصوصاً کانفرنس سے دو دن قبل موسلا دھار بارش ہونے لگی۔ ۳۰/۴/۷۱ کو جبکہ جلسہ گاہ کی تعمیر کا کام جاری تھا۔ بارش نے بہت زیادہ شدت اختیار کر لی۔ ہم نے اپنے مولیٰ کے حضور دعا شروع کی کہ اے مولیٰ لوگوں کی مخالفت علیحدہ ہے اور اس بارش کا زور علیحدہ۔ اگر تُو جانتا ہے کہ ہم یہ جلسہ تیرے نام کی بلندی اور حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے کو اونچا کرنے کی غرض سے کر رہے ہیں تو اپنا فضل نازل فرما۔ اور اس بارش کو کم از کم جلسہ کے ایام میں روک دے۔ اس کے ساتھ ہی حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ الودود کی خدمت میں درخواستِ دعا پر مشتمل عریضہ بھی ارسال کر دیا گیا۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور حضور پرنور کی دعاؤں کے طفیل بارش تھم گئی۔ اور کانفرنس کے اختتام تک بارش کا ایک قطرہ بھی نہ گرا۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ۔

۲ ہجرت ۱۳۵۰ ہش (۲ مئی ۱۹۷۱ء) کا دن جماعتِ احمدیہ سونگھڑہ کی تاریخ میں ایک عجیب شان کا حامل تھا۔ جبکہ مختلف جماعتوں مثلاً کیرنگ۔ بھوبنیشور۔ کٹک۔ پدم پدہ۔ سری پار۔ نیالی۔ کیندرہ پاڑہ۔ چودہ کلاٹ۔ چود وار۔ کرڈاپلی۔ پنکال۔ عرق پٹنہ۔ تابر کوٹ۔ بلانگیر۔ تاراکوٹ۔ سورو۔ اور بھدرک وغیرہ کے نمائندگان پہنچ چکے تھے۔ مبلغین کرام تو ایک دن پہلے ہی تشریف لے آئے تھے۔ احباب ایک دوسرے سے مل کر پھولے نہ سماتے تھے۔

۲/۵/۷۱ صبح آٹھ بجے جماعت ہائے احمدیہ اڑیسہ کی سالانہ کانفرنس کا پہلا اجلاس زیرِ صدارت محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی مبلغ انچارج بمبئی شروع ہوا۔ تلاوتِ قرآن کریم مولانا حکیم محمد دین صاحب مبلغ انچارج کلکتہ نے رقت آمیز لہجہ کے ساتھ کی۔ اور عزیزم عبدالجلیل خان صاحب نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی نظم ع

"تیری محبت میں میرے پیارے ہر اک مصیبت اٹھائیں گے ہم"

بڑے درد و الحاح کے ساتھ پڑھی۔ بعد ازاں محترم ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ قادیان کا پیغام مکرم مولانا حکیم محمد دین صاحب نے پڑھ کر سنایا جو بصیرت افروز نصائح سے پُر تھا۔ پیغام کے بعد محترم صدر جلسہ نے افتتاحی تقریر کی۔ آپ نے فرمایا کہ ہماری جماعت کا موٹو یہی ہے کہ محبت اور پیار کے ذریعہ دنیا میں امن قائم کیا جائے۔ اس امن کے قیام کی صورت یہی ہے کہ قرآنی حکم

"وَاِنْ مِّنْ اُمَّۃٍ اِلَّا خَلَا فِیْھَا نَذِیْرٌ"

پر عمل کیا جائے۔ اور ہر قوم، مذہب و ملت کے پیشواؤں کی عزت و حرمت قائم کی جائے۔

افتتاحی تقریر کے بعد خاکسار نے جماعتِ احمدیہ سونگھڑہ کی طرف سے سپاس نامہ پیش کیا۔ بعد ازاں ہمارے مہمانِ خصوصی شری منٹو جی مہاراج جو اس علاقہ میں ہندوؤں کے ایک قابلِ احترام لیڈر ہیں اور جو ان دنوں بھونیشور میں پیس مشن (Peace mission) تحریک کے روحِ رواں ہیں کی تقریر شروع ہوئی۔ انہوں نے بتایا کہ جماعتِ احمدیہ سے مجھے انتہائی محبت ہے۔ کیونکہ یہ جماعت جو اصول پیش کرتی ہے اگر ان کو اپنا لیا جائے تو دنیا میں حقیقی امن قائم ہو سکتا ہے۔ بانی جماعتِ احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے دُنیا میں اتفاق اور اتحاد پیدا کرنے کے جو سنہری اصول بتائے ہیں اگر دنیا اس پر چل پڑے تو بہت جلد دنیا سے بدامنی اٹھ سکتی ہے میں اپنے آپ کو بھی احمدیت کا ایک فرد ہی سمجھتا ہوں کیونکہ اس کی تعلیم قابلِ قبول ہے۔ مزید انہوں نے بتایا کہ ایک مسلمان مجھے روک رہا تھا کہ احمدیوں کے جلسہ میں نہ جاؤ۔

(باقی دیکھئے صفحہ ۸ پر)

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے راما آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر صدر انجمن احمدیہ قادیان۔

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۱۷ احسان ۱۳۵۰ ہش

دجّالی فتنوں کا کامیاب مقابلہ

گزشتہ اشاعت میں قرآن کریم اور احادیث کے حوالوں سے یہ بات ثابت کی جا چکی ہے کہ الحاد اور مادیت یا فلسفہ و علومِ جدیدہ کے جو حملے اس وقت اسلام پر ...... ہو رہے ہیں انہیں قرآن کریم اور احادیث کی زبان میں دجّالی فتنوں سے تعبیر کیا گیا ہے۔ اور رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم بطور پیشگوئی اس امر کی خبر دے چکے ہیں کہ آخری زمانہ میں جب ان فتنوں کا زور ہوگا اور مذہبی لحاظ سے ان کا بڑا نشانہ اسلام ہوگا۔ تو خدائی وعدہ کے مطابق مسیح موعود اور امام مہدی ظہور فرما ہوں گے۔ جو ایک طرف ان خوفناک فتنوں کا کامیاب مقابلہ کریں گے تو دوسری طرف ان کے مبارک ہاتھوں سے اسلام کے روحانی غلبہ اور سربلندی کے سامان ہوں گے۔

ہمارا دعویٰ ہے کہ سیدنا حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانیؑ ہی موعود مسیح اور امام مہدی ہیں۔ اور آپ ہی کے ذریعہ قرآن و حدیث کی یہ پیشگوئیاں پوری ہوئیں۔ ہم حضور ہی کے ایک اقتباس سے یہ بات بھی واضح کر چکے ہیں کہ یہ آپؑ ہی کی عظیم القدر شخصیت تھی جس نے آج سے ۹۰ برس قبل اُٹھ رہے دجالی فتنوں کے چیلنج کو قبول کرتے ہوئے نہایت واشگاف الفاظ میں اعلان فرمایا کہ اسلام کو ان فتنوں سے کسی طرح کا خوف نہیں۔ وجہ یہ کہ اسلام کے اندر ذاتی طور پر ایسی قوت موجود ہے جو نہایت کامیابی اور کامرانی کے ساتھ ان سب فتنوں کا مقابلہ کر سکتی ہے۔ اور آج کی صحبت میں بطور اختصار ہم ان حقائق کو پیش کرنا چاہتے ہیں جو ان فتنوں کے کامیاب مقابلہ کی تفصیل سے متعلق ہیں۔

مادیت اور الحاد کا کامیاب مقابلہ کرتے ہوئے سب سے پہلے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دنیا کے سامنے زندہ خدا تعالیٰ کی ہستی کے ناقابلِ تردید عملی ثبوت پیش کئے اور واضح فرمایا کہ خدا تعالیٰ کی ہستی برحق ہے۔ اور وہ انا الموجود کہہ کر اپنی ہستی کا آپ ثبوت دیتا ہے۔ اس بارہ میں ہر طرح سے پوری تسلّی کرانے کے لئے حضورؑ نے اپنے وجود کو پیش کیا کہ خدا مجھ سے ہمکلام ہوتا ہے اور قبل از وقوع ایسی باتوں سے اطلاع بخشتا ہے کہ سوائے قادر و توانا کے کسی کو ان پر قدرت نہیں۔ چنانچہ الحاد اور بے دینی کے اس زمانہ میں تحدی کے ساتھ آپؑ نے اعلان کیا کہ :-

"وہ خدا جو تمام نبیوں پر ظاہر ہوتا رہا اور حضرت موسیٰ کلیم اللہ پر بمقام طور ظاہر ہوا اور حضرت مسیح پر شعیر کے پہاڑ پر طلوع فرمایا اور حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر فاران کے پہاڑ پر چمکا وہی قادر قدوس خدا میرے پر تجلّی فرما ہوا ہے۔ اس نے مجھ سے باتیں کیں اور مجھے فرمایا کہ وہ اعلیٰ وجود جس کی پرستش کے لئے تمام نبی بھیجے گئے میں ہوں۔ میں اکیلا خالق اور مالک ہوں۔ اور کوئی میرا شریک نہیں۔ اور میں پیدا ہونے اور مرنے سے پاک ہوں۔" (ضمیمہ رسالہ جہاد صفحہ ۵)

(۲) آپؑ نے کھلے عام لوگوں کو اپنے اندر انوارِ الٰہی کا مشاہدہ کرنے کی دعوت دیتے ہوئے فرمایا ؎

آؤ لوگو کہ یہیں نورِ خدا پاؤ گے! لو تمہیں طور تسلّی کا بتایا ہم نے
آج ان نوروں کا اک زور ہے اِس عاجز میں دل کو اِن نوروں کا ہر رنگ دلایا ہم نے

(۳) اور اسی مفہوم پر مشتمل حضورؑ کا یہ فارسی شعر بھی ہے جس میں حضورؑ نے بڑی تحدی کے ساتھ ہر ملحد اور خدا کی ہستی کے منکر کو پوری تسلّی کر لینے کی دعوت دی اور فرمایا ؎

آں خدائیکہ از وخلق وجہاں بیخبر اند بر من جلوہ نمود ہست گر اہلی بپذیر
(سراجِ منیر مطبوعہ ۱۸۹۷ء)

(۴) اسی طرح حضورؑ نے زندہ خدا کے ساتھ اپنا زندہ تعلق ظاہر کرتے ہوئے فرمایا :-

"ہمارا زندہ حی و قیوم خدا ہم سے انسان کی طرح باتیں کرتا ہے۔ ہم ایک بات پوچھتے ہیں اور دعا کرتے ہیں تو وہ قدرت کے بھرے ہوئے الفاظ کے ساتھ جواب دیتا ہے۔ اگر یہ سلسلہ ہزار مرتبہ تک بھی جاری رہے تب بھی وہ جواب دینے سے اعراض نہیں کرتا۔ وہ اپنے کلام میں عجیب در عجیب غیب کی باتیں ظاہر کرتا ہے اور خارق عادت قدرتوں کے نظارے دکھلاتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ یقین کرا دیتا ہے کہ وہ وہی ہے جس کو خدا کہنا چاہیئے۔ دعائیں قبول کرتا ہے اور قبول کرنے کی اطلاع دیتا ہے۔ اور بڑی بڑی مشکلات حل کرتا ہے۔ اور جو مُردوں کی طرح بیمار ہوں اُن کو بھی کثرتِ دُعا سے زندہ کر دیتا ہے۔ اور یہ سب ارادے اپنے قبل از وقت اپنے کلام سے بتلا دیتا ہے خدا وہی خدا ہے جو ہمارا خدا ہے۔" (نسیم دعوت صفحہ ۸۲)

اسی کے مطابق حضور علیہ السلام نے خدا تعالیٰ سے علم پا کر بے شمار غیبی خبریں قبل از وقت دنیا کو بتائیں جو اپنے وقت پر پوری ہوئیں جن سے ثابت ہوا کہ خدا کی ذات برحق ہے۔ اور اس سے انکار کرنا اور الحاد کی راہ اختیار کرنا ثابت شدہ حقیقت کو پس پشت ڈالنا ہے۔

(۵) آپؑ نے اپنی بعثت کی غرض بتاتے ہوئے دنیا پر واضح کیا کہ :-

"وہ کام جس کے لئے خدا نے مجھے مامور فرمایا ہے وہ یہ ہے کہ خدا میں اور اس کی مخلوق کے رشتہ میں جو کدورت واقع ہو گئی ہے اس کو دور کر کے محبت اور اخلاص کے تعلق کو دوبارہ قائم کروں اور سچائی کے اظہار سے مذہبی جنگوں کا خاتمہ کر کے صلح کی بنیاد ڈالوں۔ اور وہ دینی سچائیاں جو دنیا کی آنکھ سے مخفی ہو گئی ہیں ان کو ظاہر کر دوں اور وہ روحانیت جو نفسانی تاریکیوں کے نیچے دب گئی ہے اس کا نمونہ دکھلاؤں اور خدا کی طاقتیں جو انسان کے اندر داخل ہو کر توجہ یا دعا کے ذریعہ نمودار ہوتی ہیں حال کے ذریعہ سے نہ محض قال سے ان کی کیفیت بیان کروں۔ اور سب سے زیادہ یہ کہ وہ خالص اور چمکتی ہوئی توحید جو ہر ایک قسم کے شرک کی آمیزش سے خالی ہے جو اب نابود ہو چکی ہے اس کا دوبارہ قوم میں دائمی پودا لگا دوں۔ اور یہ سب کچھ میری قوت سے نہیں ہوگا بلکہ اس خدا کی طاقت سے ہوگا جو آسمان اور زمین کا خدا ہے۔" (لیکچر لاہور صفحہ ۴۷)

خدا تعالیٰ کی ہستی اور اس کی توحید کے عملی زندہ ثبوت کے علاوہ حضورؑ نے اپنی تحریرات و تقریرات کے ذریعہ مذہب کی ضرورت و اہمیت اور الہام کی کیفیت اور اس کی حقانیت، اسلامی عقائد پر ایسے معقول دلائل پیش کئے کہ زمانہ حاضرہ کے نام نہاد فلسفیوں کے پاس ان کا کوئی معقول جواب نہیں۔ قرآن مجید اور احادیث نبویؐ کے حوالوں کے علاوہ اپنے ذاتی روحانی تجربہ کی بناء پر ملائکہ کے وجود اور اُن کے بے نظیر کاموں کی حقانیت پر ایسے دلائل دیئے جن سے انکار کی گنجائش نہیں۔ مع ذٰلک آپؑ نے فلاسفہ کے دعاوی کی ایسی چھان پھٹک کی ہے کہ حضورؑ کی اصل کتب سے یہ جملہ مضامین پڑھنے کے لائق ہیں۔ مثلاً حضورؑ کی کتاب "آئینہ کمالاتِ اسلام"۔ "براہینِ احمدیہ"۔ اور "توضیح مرام" وغیرہ کا مطالعہ اس بات کا زندہ ثبوت ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ مادیت، سچی روحانیت کی نفی کا نام ہے۔ حضورؑ نے دنیا کے سامنے حقیقی روحانیت کی ضرورت و اہمیت اور اس کے زندہ ثمرات پیش کر کے صاحب حال کی طرح (باقی دیکھئے صفحہ ۱۱ پر)

عزیز فہیم احمد سلّمہ کے متعلق تازہ اطلاع

آمدہ اطلاعات سے معلوم ہوا ہے کہ ابھی تک میرے بھتیجے عزیز مرزا فہیم احمد کے بخار پر کنٹرول نہیں کیا جا سکا۔ ٹمپریچر بالعموم ۹۹ اور ۱۰۰ کے درمیان رہتا ہے۔ لیکن بعض اوقات یکدم ۱۰۴ تک ہو جاتا ہے۔ ایک بازو اور ٹانگ پر فالج کا اثر ہے۔ اس کی وجہ یہ بتلائی جاتی ہے کہ ٹمپریچر کم کرنے کے لئے جو برف کی پٹیاں رکھی جاتی تھیں ان کی وجہ سے یہ اثر ہوا ہے۔ ٹانگ پر جو اثر تھا اس میں کمی ہے لیکن بازو میں نہیں۔ کوئی چیز پکڑنی ہو تو نہیں پکڑی جا سکتی۔

عزیز فہیم احمد مشن ہسپتال لائلپور میں زیر علاج ہے۔ لاہور سے ایک سپیشلسٹ منگوایا تھا جنہوں نے معالج ڈاکٹر سے مل کر معائنہ کیا۔ معلوم ہوا کہ خون میں کوئی زہریلا مادہ پیدا ہو گیا ہے جس کی وجہ سے بخار کو کنٹرول نہیں کیا جا سکتا لیکن ابھی یہ معلوم نہیں ہوا کہ یہ انفیکشن کہاں ہے میں احباب جماعت سے بچے کی کامل و عاجل صحت، لمبی عمر پانے اور خادمِ دین ہونے کیلئے دعا کی درخواست کرتا ہوں اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل و کرم سے عزیز فہیم احمد کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا کرے آمین۔ خاکسار: مرزا وسیم احمد

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اہم دینی مصروفیات

مختلف امور کے متعلق حضور کے بصیرت افروز ارشادات قبولیت دعا کا ایک نشان

از مکرم بشیر احمد خاں صاحب رفیق بی۔اے پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ

حضور سے ملاقات کے متعلق ایک اہم گذارش

گذشتہ ہفتہ کے دوران حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو دورانِ سر کی تکلیف رہی۔ مگر اس کے باوجود حضور کی مصروفیات میں اور بھی اضافہ ہو گیا۔ چنانچہ حضور اقدس نے ایک سو دس مقامی و بیرونی احباب کو شرفِ ملاقات بخشا۔ یہاں ضمناً یہ عرض کرنا ضروری ہے کہ حضور انور امام وقت ہیں جن کا وقت بہت قیمتی ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے غلبۂ اسلام کے عالمگیر مہم کے لئے سکیمیں بنانی ہوتی ہیں۔ ہزاروں کی تعداد میں ہفتہ وار خطوط کے جواب دینے ہوتے ہیں۔ دفتری مسائل کو حل کرنے میں بڑا وقت صرف ہوتا ہے۔ اتنی عظیم اور بے پناہ مصروفیات اور خلالتِ طبع کے باوجود حضور کا ملنا ہمارے پیارے آقا کا عظیم احسان ہے۔ پس ملاقات کی سعادت حاصل کرنے والے دوست اس بات کا خاص خیال رکھیں کہ حضور کی ملاقات کے لئے جتنا وقت ان کو دیا جائے اُتنے ہی وقت میں وہ ملاقات ختم کریں۔ سوائے اس کے کہ حضور بنفس نفیس سلسلہ گفتگو جاری رکھیں ان دنوں عام ملاقات کے لئے جمعرات اور اتوار کے دن مقرر ہیں لہٰذا یہ پابندی بھی ضروری ہے۔ کہ باہر کے مخلصین جماعت صرف انہی دنوں میں تشریف لا دیں۔

گھوڑوں سے متعلق ایک کتاب

ایک موقع پر حضور نے فرمایا۔ آج کل ایک کتاب میرے زیر مطالعہ ہے یہ گھوڑوں سے متعلق ہے۔ اس میں ذکر ہے کہ پچھلے چند سال سے ساری دُنیا میں گھوڑوں کی پرورش کی طرف خاص توجہ ہو رہی ہے۔ اس کتاب میں کئی ممالک کا گھوڑوں کی افزائش نسل کے سلسلہ میں کی جانے والی کوششوں کا بھی تفصیلی طور پر ذکر ہے۔

شہد کے ہر چمچہ پر دو ہزار بار الحمد پڑھنے کا لطیف ارشاد

ایک دوست کو اپنے پاس سے ایک دوائی مرحمت فرمائی اور فرمایا کہ اس دوا کے ساتھ شہد کا استعمال بھی کریں۔ اس دوست نے عرض کیا۔ حضور! خالص شہد ملنا بہت مشکل ہے۔ فرمایا میں شہد بھی اپنے پاس سے دینے کو تیار ہوں لیکن ایک شرط ہے اور وہ یہ کہ ہر چمچہ شہد کھانے کے ساتھ آپ کو دو ہزار مرتبہ الحمد للہ کا وِرد کرنا ہو گا۔ نیز فرمایا ایک چمچہ شہد کی تیاری کے لئے دو ہزار مکھیوں کو اللہ تعالیٰ نے حکم دینا ہے کہ اس کام میں لگ جاؤ گویا ایک چمچہ شہد کی تیاری کے لئے اللہ تعالیٰ نے دو ہزار مزدور مقرر کر رکھے ہیں۔ یہ مکھیاں ڈیڑھ ڈیڑھ میل تک کے فاصلے سے پھولوں کا رس نچوڑ کر لاتی ہیں اور انسان کے لئے نہایت میٹھا خوشبودار اور صحت افزا رقدرتی میٹھا تیار کرتی ہیں۔ اس لئے ہم پر بھی یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے اس احسان کا ہر دم شکر ادا کرتے رہیں اور ہر قطرۂ شہد کے کھانے کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے اس احسان کا تصور ذہن میں لائیں کہ اس نے محض اپنے فضل اور احسان سے ہمارے لئے لاکھوں مزدور مکھیوں کی صورت میں میٹھا بنانے کے کام پر لگائے ہوئے ہیں۔

مشرق دہلی کے ایک مخلص کا اخلاص نامہ اور قبولیت دُعا کا ایک نشان

مشرق دہلی کا ایک نہایت مخلص احمدی عبداللہ عودہ ہیں جو ۱۹۶۸ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت اقدس میں حضور کے دورانِ قیام لندن حاضر ہوئے اور درخواست کی کہ دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے نرینہ اولاد عطا فرمائے جس پر حضور نے دعا فرمائی اور خدا تعالیٰ کے فضل سے یکے بعد دیگرے ان کے ہاں دو پیدا ہوئے۔ عبداللہ صاحب نے حال ہی میں ان بچوں کی تصاویر بھیجی ہیں اور اخلاص و محبت سے بھرے خط میں حضور کی قبولیتِ دُعا کے اس نشان کا ذکر بھی کیا ہے۔ چنانچہ آپ لکھتے ہیں:-

"میں نے اپنے بچوں کی تصاویر اتاری ہیں۔ جو ارسالِ خدمت ہیں حضور نے مجھ پر خاص احسان فرماتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے دُعا فرمائی تھی کہ اللہ تعالیٰ مجھے نرینہ اولاد عطا فرمائے۔ حضور نے دُعا کے ساتھ ہی مجھے اولادِ نرینہ عطا کئے جانے کے بارے میں اطمینان بخش الفاظ سے بھی نوازا تھا۔ یہ اُن دنوں کی بات ہے جبکہ خاکسار ۱۹۶۷ء میں بمقام لندن حضور کی ملاقات کے لئے حاضر ہوا تھا۔ چنانچہ حضور کی اس دُعا کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے مجھے ۱۹۶۸ء میں اللہ تعالیٰ نے مجھے پہلا بیٹا عطا فرمایا۔ حضور نے اس کا نام "خالد محمود" تجویز فرمایا۔ پھر ۱۹۷۰ء میں اللہ تعالیٰ نے مجھے دوسرا بیٹا عطا فرمایا جس کا نام ہم نے "ظفر اللہ" رکھا اور اب میں حضور کی خدمت میں ان دونوں کی تصاویر بھجوا رہا ہوں۔ اس امید کے ساتھ کہ حضور کے لئے اللہ تعالیٰ سے حضور دعا فرمائیں گے کہ وہ ہمارا حافظ و ناصر ہو۔"

(۲)

حضرت مہدی معہود علیہ السّلام کی شانِ استغراق کی نمایاں جھلک

سیدنا حضرت ناصر دین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی شب و روز دینی مصروفیات کے وسیع سلسلے سے حضرت مہدی مسعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شانِ استغراق کی جھلک نمایاں ہوتی ہے۔ حضرت اقدس علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"یہ وقت بھی ایک قسم کے جہاد کا ہے۔ میں رات کے تین تین بجے تک جاگتا ہوں اس لئے ہر ایک کو چاہیئے کہ اس میں حصہ لے اور دینی ضرورتوں اور دینی کاموں میں دن رات ایک کر دے۔" (ملفوظات جلد ۴ صفحہ ۱۹۲)

نیز فرماتے ہیں:-

"میرے اعضاء تو بے شک تھک جاتے ہیں۔ مگر دل نہیں تھکتا وہ چاہتا ہے کہ کام کئے جاؤں۔" (الفضل ۱۲ ۱۲ ۱۹)

بالکل یہی کیفیت ہمارے پیارے امام ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہے۔ خلافت کی اہم ذمہ داری کا کام دن رات ہی جاری رہتا ہے۔ اس میں روز کی چھٹی ہے نہ آرام چنانچہ مئی کے ... سے ہفتہ ۱۶ مئی تا ۲۲ مئی کے دوران حضور انور نے ایک ہزار پانچ سو چھتر عام خطوط اور ادارہ جات تحریک جدید اور صدر انجمن احمدیہ وغیرہ کے تراشے نقطۂ خطوط ملاحظہ فرمائے۔ ادارہ جات کی طرف سے آمدہ ڈاک ایسے امور پر مشتمل ہوتی ہے جن پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فیصلہ فرمانا ہوتا ہے اور ان ادارہ جات سے آمدہ پوری مسلوں میں سے گذرنا پڑتا ہے۔ زیرِ رپورٹ ہفتہ کے دوران حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے آٹھ سو اکاون خطوط پر دستخط فرمائے۔ اور ایک سو ستتر احباب کو شرفِ ملاقات بخشا۔ جن میں غیر ممالک سے آنے والے چار افراد بھی شامل تھے۔ جن کو حضور نے عام ملاقاتوں کے وقت علاوہ شرفِ ملاقات بخشا۔ افسرانِ ادارہ جات کی ملاقاتیں مندرجہ بالا ملاقاتوں کے علاوہ ہیں جو روزانہ ہی ہدایت حاصل کرنے کے لئے حضور ایدہ اللہ کی خدمت میں حاضر ہوتے ہیں۔

ملاقاتوں کے دوران حضور نے جو اہم ارشادات فرمائے اُن کا خلاصہ یہ ہے

اسلامی نظامِ اقتصاد کی خصوصیت ... ایک ملاقات کے دوران فرمایا۔

ہے۔ ہمارے نوجوانوں کو اسلامی اقتصادی تعلیمات کو بغور پڑھنا چاہیئے۔ اسلامی تعلیمات کے مقابلہ میں کوئی بھی اقتصادی نظام نہیں ٹھہر سکتا۔ کمیونزم نے بظاہر تو To each according to his need کا خوشنما نعرہ لگا کر اپنی طرف کھینچنے کی کوشش کی ہے۔ لیکن اصل سوال یہ ہے کہ Need یا ضرورت کی تعریف کیا ہے آج تک کسی کمیونسٹ ملک نے اس کی تعریف نہیں کی۔ ہر انسان ملک اور قوم کی ضروریات الگ ہوتی ہیں۔ پھر ضروریات کی نوعیت کا فیصلہ کرنا بھی ممکن نہیں۔

اسلام نے NEED یا احتیاج کا لفظ استعمال نہیں کیا کیونکہ یہ عزتِ نفس کے خلاف تھا۔ اسلام نے NEED کی بجائے **حق** کا لفظ استعمال کیا ہے۔ اور حق کی وسیع تعریف یہ ہے کہ جو قوتیں اللہ تعالیٰ نے انسان کو دی ہیں۔ ان کی پوری نشوونما کیا جائے یعنی اگر کسی کو اللہ تعالیٰ نے اعلیٰ سائنسی دماغ دیا ہے تو غربت اس کی ترقی میں روک نہ بنے۔ اسلامی معاشرہ کا یہ فرض ہوگا کہ اسکی استعداد کو بڑھانے میں اس کی مدد کرے۔ اور یہ مدد کرنا اس شخص کا اسلامی معاشرہ پر حق ہے۔

بین الاقوامی عدالت انصاف کے ایک اشتراکی جج کا لاجواب ہونا

فرمایا پچھلے سال جب میں نے ہالینڈ کا دورہ کیا تو انٹرنیشنل کورٹ آف جسٹس کے ایک کمیونسٹ جج سے میں نے سوال کیا کہ ہر شخص کو اس کی ضرورت کے مطابق دیئے جانے کا نعرہ بظاہر بڑا خوشنما ہے لیکن براہ کرم آپ ذرا ضرورت کی تشریح فرما دیں وہ اس کی تشریح کرنے سے قاصر رہے۔

مستقبل احمدی نوجوانوں کا ہے۔

سرگودہا سے بعض احمدی طلباء ملنے کے لئے آئے۔ حضور نے ان کو شرفِ ملاقات بخشا اس موقعہ پر فرمایا۔ احمدی طلباء پر بڑی ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ آپ کو یہ بات ذہن نشین کر لینی چاہیئے کہ مستقبل انشاء اللہ آپ کا ہی ہے۔ یہ خدائی وعدہ ہے جس کو آپ سے کوئی نہیں چھین سکتا۔

بعثتِ مسیح موعود کی ایک عظیم برکت

فرمایا۔ آج سے مثلاً دو سو سال قبل خدا تعالیٰ کا پیار حاصل کرنے کیلئے لوگوں کو بڑے بڑے مجاہدے کرنے پڑتے تھے۔ اور بڑی مشکل ریاضتوں میں سے گزرنا پڑتا تا اللہ تعالیٰ کا قرب نصیب ہو۔ لیکن آپ (احمدی) بڑے خوش قسمت ہیں اللہ تعالیٰ نے اس زمانہ میں حضرت مسیح پاک علیہ السلام کی بعثت کی برکت سے اپنے افضال اور قرب کے دروازے آپ پر کھول دیئے ہیں۔ اور اب آپ کو پچھلوں کے مقابلہ میں کم محنت کر کے اللہ تعالیٰ کا قرب نصیب ہو سکتا ہے۔ آپ کو احمدیت کی برکت سے ذاتیہ الٰہیہ مل گئی ہے یعنی سب کچھ ہی مل گیا ہے۔ اس کے لئے آپ کو اللہ تعالیٰ کا شکر کرنا چاہیئے۔ شکر کی تعریف یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو بھی قوتیں اور طاقتیں آپ کو دی ہیں ان سب کو بنی نوع انسان کی خدمت میں لگا دیں۔

سچے مسلمانوں کا طرۂ امتیاز کیا ہونا چاہیئے

فرمایا۔ میرے نزدیک ایک سچے مسلمان اور غیر میں سب سے نمایاں فرق یہ ہونا چاہیئے کہ غیر دُنیا کے پیچھے بھاگتے ہیں اور اپنی تمام طاقتوں کو صرف اس غرض کے لئے صرف کرتے ہیں کہ ان کو دُنیا مل جائے۔ اس کے مقابل سچا مسلمان وہ شخص ہے جو اپنے آپ کو اور اپنے اوقات کو اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے وقف رکھے اور دنیا میں حلال رزق کے حصول کے لئے اس کو جو جدوجہد بھی کرنی پڑے وہ اس بات کو مدنظر رکھ کر کرے کہ یہ بھی اللہ تعالیٰ ہی کا حکم ہے کہ اپنے لئے حلال و طیب رزق تلاش کرو اگر تمام سچے مسلمان احمدیوں کا اس بات پر عمل ہو جائے تو یہ دُنیا ان کے پیچھے بھاگی آئے گی۔ اور خدا کا قرب بھی ان کو نصیب ہو جائے گا۔

اسی سالہ دورِ مظلومیت ہم سے نہ مسکراہٹیں چھین سکا نہ قوتِ احسان

فرمایا۔ ہمیں پچھلے اسی سال سے تختہ مشق بنایا گیا ہے۔ ہمیں افریقہ وغیرہ میں گالیاں دی گئیں۔ ہر ظلم ہم پر روا رکھا گیا۔ لیکن خدا تعالیٰ کے فضل سے ۸۰ سال کا یہ طویل دورِ مظلومیت ہم سے دو باتیں نہیں چھین سکا۔

اوّل:۔ مسکراہٹیں۔ جتنے مصائب، تکالیف اور مظالم کا سامنا ہمیں کرنا پڑا ہے اگر کسی اور کو اس کا عشر عشیر بھی کرنا پڑتا تو اس کی زندگی سوہانِ روح بن جاتی لیکن احمدیوں کے چہروں پر اطمینان اور مسکراہٹ کا ہونا اللہ تعالیٰ کے پیار و محبت کا عجیب جلوہ ہے احمدیوں کو چونکہ اللہ تعالیٰ کے پیار پر ناز ہوتا ہے اس لئے وہ کسی سے بھی نہیں ڈرتے اور ان کے دل ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا کردہ اطمینان اور سکینت کی وجہ سے ہشاش بشاش رہتے ہیں۔

دوم:۔ دوسری بات جو زیادہ اہم ہے وہ یہ کہ زمانہ باوجود طویل دورِ مظلومیت کے ہم سے قوتِ احسان نہیں چھین سکا۔ ۸۰ سال کے طویل دورِ مظلومیت کے باوجود ہم اپنے مخالفین پر احسان ہی کرتے رہے ہیں۔ سلسلہ کے بعض زبردست معاندین کی ساری زندگیاں ہماری مخالفت میں گزریں۔ ان میں سے کئی ایک ایسے ہیں کہ بڑھاپے میں جب سب ان کو بے یار و مددگار چھوڑ گئے تو سلسلہ نے اور احمدی احباب نے ہر پہلو سے ان کی امداد کی۔ کئی مخالفین سلسلہ کی اُن کی آخری زندگی میں سالوں علاج معالجہ کیا اور ہر قسم کی امداد ان کو دی گئی۔ پس قوتِ احسان ہماری اخلاقی طاقت ہے جس کا مقابلہ کوئی بھی نہیں کر سکتا۔ ہمیں چاہیئے کہ اس قوت کو مزید ترقی دیں اور ہر دشمن اور مخالف کے ساتھ احسان کا سلوک کریں۔

توبہ استغفار کی فلاسفی اور اس کی ضرورت

فرمایا۔ توبہ استغفار بہت کرتے رہنا چاہیئے۔ وہ لوگ جن کو اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل تھا وہ سب سے زیادہ توبہ و استغفار کرتے تھے۔ استغفار کے معنے لوگوں کو پوری طرح معلوم نہیں۔ استغفار دو قسم کا ہوتا ہے۔

اوّل۔ ایک استغفار عوام کا ہوتا ہے جس کے معنے یہ ہیں کہ اے خدا جو غلطی ہم سے سرزد ہو چکی ہے اس کے بد اثرات سے ہم کو محفوظ فرما اور اس کے بد نتائج سے اپنے فضل سے ہم کو محفوظ رکھ۔

دوم:۔ دوسرا استغفار خواص کا ہوتا ہے جس کے یہ معنے ہیں کہ اے خدا بشری کمزوری کی وجہ سے جس غلطی کے سرزد ہونے کا امکان ہے وہ کبھی سرزد نہ ہو۔

عیسائیوں نے اپنی کم علمی اور جہالت کی وجہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ اعتراض کیا تھا کہ چونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم بہت استغفار فرمایا کرتے تھے اور آپ کو قرآن کریم میں بھی استغفار کا حکم ہے اس لئے آپ نعوذ باللہ گنہگار تھے لیکن وہ استغفار کے معنوں کو نہیں سمجھتے۔ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کا استغفار خواص کا استغفار تھا یعنی آپ یہ دُعا فرماتے تھے کہ اے اللہ میں بھی بشر ہوں اور بشری کمزوریاں مجھے بھی لاحق ہیں۔ میں یہ دعا کرتا ہوں کہ مجھ سے بشری کمزوری کے نتیجہ میں بھی کوئی غلطی سرزد نہ ہو۔

پس جو بھی جتنا مقرب الٰہی ہوگا وہ اتنا ہی زیادہ استغفار کرے گا ؎

ہر کہ عارف تر ترساں تر

احمدیت کا واحد مقصد بنی نوع انسان کی بے لوث خدمت

فرمایا۔ ہم تو دنیا کی بھلائی کے لئے قائم کئے گئے ہیں۔ ہمارا کام بے لوث خدمت ہے خواہ ہمیں اس خدمت کے نتیجہ میں گالیاں بھی سننی پڑیں اور ماریں بھی کھانی پڑیں۔ ہم خدمت سے پیچھے نہیں ہٹیں گے۔

فرمایا۔ ایک مرتبہ بہت بڑا سیلاب آیا جس سے بہت نقصان ہوا ہمارے چند نوجوان ایک علاقہ میں حکومت کے لئے روٹیاں جمع کرنے گئے۔ اس علاقہ کے لوگوں کو پتہ چلا کہ یہ احمدی ہیں تو انہوں نے دھمکی دی کہ اگر تم اس طرف آئے تو ہم تمہیں تھپیڑ مار مار کر اس علاقہ سے نکال دیں گے یہ نوجوان میرے پاس آئے کہ ہم اب کیا کریں۔ میں نے ان کو کہا کہ تم کل پھر اسی علاقہ میں جاؤ اور جنہوں نے تمہیں تھپیڑوں کی دھمکیاں دی تھیں ان کو کہو کہ ہم تھپیڑ کھانے کو تیار ہیں۔ جتنا مرضی ہے ہمیں مار لو۔ لیکن سیلاب زدگان کے لئے روٹیاں بھی دے دو۔ چنانچہ انہوں نے ایسا کیا۔ اور جن لوگوں نے تھپیڑ مارنے کی دھمکی دی تھی وہی آگے بڑھ کر روٹیاں پیش کرنے لگے۔ پس خدمت میں عظیم قوت پوشیدہ ہے۔ احمدیت دنیا میں قائم ہی اس لئے ہوئی ہے کہ بنی نوع انسان کی خدمت کرے۔ ہمارے نوجوانوں میں خدمت کا بے پناہ جذبہ ہونا چاہیئے۔ اور خدمت کے وقت دوست دشمن غریب یا امیر کی کوئی تخصیص نہیں ہونی چاہیئے۔

تقریر جلسہ سالانہ قادیان ۱۹۷۰ء

قسط نمبر ۳

برکاتِ خلافت

از مکرم مولوی حکیم محمد دین صاحب انچارج احمدیہ مسلم مشن کلکتہ

یہ مسلمان سلمان بادشاہوں کو مجرم قرار دیتا ہے جو سرکاری بیت المال کو اپنے تعیش پر قربان کر کے بڑے بڑے محل اور بڑی بڑی سیرگاہیں بناتے تھے۔ اگر پبلک اس کام کو آرڈر دیتی تو چونکہ ان کا روپیہ تھا تو جائز ہوتا بشرطیکہ اسراف نہ ہوتا۔ نہ تختِ طاؤس کی ضرورت تھی۔ نہ تاج محل کی نہ قصرِ زہرہ کی۔ نہ بغداد کے محلات ہارون الرشید کی یہ ساری چیزیں چند افراد کی ظاہری شان و شوکت ظاہر کرنے کے لئے بنائی گئی تھیں آخر یہی ان خاندانوں کی تباہی کا باعث بنیں۔

اسی طرح اقامت الصلوٰۃ بھی صحیح معنوں میں خلافت کے بغیر نہیں ہو سکتی۔ صلوٰۃ کا بہترین حصہ جمعہ ہے۔ اگر خلافت نہ ہو تو قومی ضروریات کا کس طرح پتہ لگ سکتا ہے مثلاً چین، جاپان، ترکی، حجاز، افغانستان افریقہ۔ اور دیگر ممالک میں اشاعت اسلام کے سلسلہ میں کیا ہو رہا ہے۔ اور اسلام کو ان سے کن کن قربانیوں کی ضرورت ہے۔ اگر ایک مرکز ہوگا اور ایک خلیفہ ہوگا جو تمام مسلمانوں کے لئے واجب الاطاعت ہوگا تو اسے اکنافِ عالم سے رپورٹیں ملتی رہیں گی اور اسی طرح وہ لوگوں کو بتا سکے گا کہ آج کس حالت میں اسلام گذر رہا ہے اور اسے کن قربانیوں کی ضرورت ہے۔ بیکانیر کے کسی علاقہ کا ۳۰ سال پہلے کا واقعہ ہے کہ کسی مسجد میں امام نے فارسی زبان میں کوئی مطبوعہ خطبہ سنایا اور خطبہ کے بعد حاضرین سے کہا کہ ہاتھ اٹھا کر دعا کرو کہ اللہ تعالیٰ امیر المومنین جہانگیر بادشاہ کو سلامت رکھے۔ اب اس بیچارے کو تو اتنا بھی معلوم نہ تھا کہ جہانگیر بادشاہ کو تو فوت ہوئے سینکڑوں سال گذر چکے ہیں۔ غرض غیر احمدیوں کے لئے جو خلافت کی اطاعت سے محروم زندگی بسر کر رہے ہیں۔ قدم قدم پر یہی مصیبتیں ہیں مگر جماعت ان دونوں اہم دینی رکنوں کی ادائیگی میں بفضلہ تعالیٰ برکاتِ خلافت کا پورا پورا تجربہ رکھتی ہے۔

ساتویں برکت

چونکہ نبی کی نیابت میں خلیفہ وقت بھی جماعت کے تزکیہ کے لئے وہی کام سرانجام دیتا ہے جو نبی متبوع نے ہے وہاں یہ حکم بھی فرمایا کہ

خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيْهِمْ بِهَا وَصَلِّ عَلَيْهِمْ اِنَّ صَلٰوتَكَ سَكَنٌ لَّهُمْ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ

اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلیفہ جب تم زکوٰۃ وصول کرو تو ان لوگوں کیلئے دعا کرو۔ جو زکوٰۃ ادا کرتے ہیں۔ تا اللہ تعالیٰ ان کے اموال میں برکت دے اور اسی طرح جب تم یہ زکوٰۃ تقسیم کرو تو غرباء کے حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے ان کے لئے دعا کرو کہ خدا تعالیٰ ان کی غربت اور تکلیف دور فرمائے پس خلافت کے مقام پر فائز ہونے سے بڑی ذمہ داری اس وجود پر پڑ جاتی ہے۔ صرف یہی نہیں کہ اسے جماعت پر حکومت مل جاتی ہے بلکہ ان کی اصلی کیفیت جو ان کے صحیح جذبات کی ترجمانی کرنے والی ہے انہیں کے مبارک الفاظ میں سنئے۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں :۔

"دیکھنے والوں کو تو یہ ایک عجیب بات معلوم ہوتی ہوگی کہ کئی لاکھوں کی جماعت پر حکومت مل گئی۔ مگر خدارا غور کرو کیا تمہاری آزادی میں پہلے کی نسبت فرق پڑ گیا۔ کیا تم سے کوئی غلامی کرواتا ہے۔ یا تم پر حکومت کرتا ہے یا تم سے ماتحتوں، غلاموں اور قیدیوں کی طرح سلوک کرتا ہے کیا تم میں اور ان میں جنہوں نے خلافت سے روگردانی کی ہے کوئی فرق ہے۔ کوئی بھی فرق نہیں۔ لیکن بہت بڑا فرق ہے وہ یہ کہ

تمہارے لئے ایک شخص تمہارا درد رکھنے والا۔ تمہاری محبت رکھنے والا تمہارے دکھ کو اپنا دکھ سمجھنے والا۔ تمہاری تکلیف کو اپنی تکلیف جاننے والا۔ تمہارے لئے خدا کے حضور دعائیں کرنے والا ہے"۔

۔ ائمہ کرام کیا یہ نبی کی نیابت میں بھی برکت نہیں جس کے بارہ میں خدا تعالیٰ نے فرمایا۔

عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ

بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ

یا پھر وسیع انسانیت کے درد میں جو کیفیت خدا تعالیٰ نے بیان فرمائی۔ لَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ اَلَّا يَكُوْنُوْا مُؤْمِنِيْنَ فَلَا تَذْهَبْ نَفْسُكَ عَلَيْهِمْ حَسَرٰتٍ۔ ہر احمدی اس بات کا زندہ گواہ ہے کہ جب اسے ذرا بھی تکلیف پہنچی ہے۔ اور وہ اپنے امام کی خدمت میں خط کے ذریعہ دعا کا طالب ہوتا ہے۔ کس قدر خدا تعالیٰ کی عنایت کی بارش برعت پر اس ذریعہ سے ہو رہی ہے۔ ان برکات کی بارش کے قطرات کو کون شمار کر سکتا ہے۔ دعاؤں کی برکات کے علاوہ خلفائے کرام کی تبرکات سے بھی لوگ برکات حاصل کرتے ہیں۔ جیسا کہ قیصر روم نے اپنے سردرد کے علاج کے لئے حضرت عمرؓ سے تبرک کے طور پر آپ کی پرانی ٹوپی حاصل کی اور اس کی برکت سے موذی مرض سے نجات حاصل کی یہی برکات دوسرے خلفاء کرام کے ذریعہ بھی ظاہر ہوتی رہی ہیں اور انشاء اللہ ظاہر ہوتی رہیں گی۔

آٹھویں برکت

یہ کہ خلافت، نبوت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی نیابت میں امور بالمعروف اور نہی عن المنکر کے لئے داعی الی اللہ باذنہٖ کا قائمقام ہوتی ہے۔ اور نبی کی بعثت کا مقصد چونکہ دین اسلام کو تمام ادیان پر غالب کرنا ہے اس لئے تبلیغ اور نشر و اشاعت کا کام خلافت کے زیرِ انتظام تکمیل تک پہنچتا ہے اور وہ وجود جو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نیابت میں حضور کے کام کو جاری کرنے کی توفیق پاتا ہے۔ اس کے بارہ میں حضور نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

"مَنْ اَمَرَ بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهٰى عَنِ الْمُنْكَرِ كَانَ خَلِيْفَةَ اللّٰهِ فِيْ اَرْضِهٖ وَخَلِيْفَةَ رَسُوْلِهٖ وَخَلِيْفَةَ كِتَابِهٖ۔

(تفسیر الکبیر الرازی جلد ۲ صفحہ ۲)

یعنی جو شخص کامل طور سے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے لئے اپنی زندگی کو وقف کر چکا ہے اور اسے بطریقِ احسن انجام دینے کی توفیق پا رہا ہو۔ وہ زمین میں خلیفۃ اللہ۔ خلیفۃ الرسول اور خلیفۃ الکتاب ہوگا۔

پس بنی نوع تک پیغامِ اسلام پہنچانے کا مبارک کام ان مبارک خلیفوں کے زمانہ میں جس شان سے ہوا۔ بعد میں نہیں ہوا۔ اور اب خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو جہاں دنیا کے کناروں تک آپ کا پیغام پہنچنے کی بشارت دی اسکے ساتھ ہی موعود خلیفہ کی بشارت دیکر فرمایا کہ زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا۔ اور قومیں اس سے برکت پائیں گی۔ ظاہر ہے یہ برکات بھی خلافت کے ساتھ خدا نے وابستہ فرما دی ہیں۔ مبارک ہیں وہ جو خلفائے کرام کے دامن سے وابستہ ہو کر یہ برکات حاصل کرتے ہیں۔ اور دوسروں تک پہنچا کر دہرے اجر کے مستحق بنتے ہیں۔ پس برکاتِ خلافت کوئی محدود مضمون نہیں بلکہ اس کی حد بست کوئی نہیں کر سکتا۔ خلافت کے ذریعہ اسلامی تفسیر اور شوریٰ کا نظام عمل میں آتا ہے۔ اور قوم خلافت کی ذمہ داریوں کو سمجھنے اور خلافت سے بہترین رنگ میں تعاون کرنے اور فیوض و برکات حاصل کرنے کے لائق اسی سے بنتی ہے۔

عمومی اعتبار سے خلافت کے نظام سے وابستگی کے ساتھ جو برکات ملتی ہیں ان کے تعلق سے پہلے بزرگوں نے بہت کچھ لکھا ہے مثلاً علامہ رازی اپنی کتاب التفسیر الکبیر جلد ۲ صفحہ ۸۹) میں ان برکات کا ذکر کرتے ہیں جن کا خلاصہ یہ ہے۔ (۱) پہلی برکت۔ خلافت سے وابستگی پر یہ حاصل ہوتی ہے کہ لوگوں کے شکوک و شبہات دور ہوتے ہیں (۲) دوسری برکت یہ ہے کہ اس کے ذریعہ لوگوں کو علم حاصل ہوتا ہے کہ اس وقت دین کی خدمت کس طریق سے کی جائے اس میں خلیفہ انکی رہنمائی کرتا ہے (۳) تیسری برکت یہ ہے خلیفہ لوگوں کو سست ہونے نہیں دیتا اگر وہ سست بھی ہو جائیں تو مختلف قسم کی ترغیب و ترتیب سے وہ انہیں بیدار کرتا ہے (۴) چوتھی برکت یہ ہے کہ انسانی عقول کی خدا داد نور کے ذریعہ رہنمائی کرتے ہوئے انہیں ترقی کی راہ پر گامزن کرتا ہے اور انہیں چلاتا چلا جاتا ہے حتیٰ کہ وہ منزلِ مقصود تک پہنچ جائیں اور خدا تعالیٰ کی رضا کو حاصل کریں۔

غرضیکہ خلافت راشدہ کے ذریعہ سے جو دنیا کو فیوض و برکات نصیب ہوئیں ان کا ذکر اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعد جو خلافت راشدہ قائم ہوئی ہے اس کی برکات کا ذکر اجمالاً آچکا ہے۔ کیونکہ تفصیلی طور پر ان کی حد بست ممکن نہیں ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اہلِ تورات کے بارہ میں فرمایا وَلَوْ اَنَّهُمْ اَقَامُوا التَّوْرٰىةَ لَاَكَلُوْا مِنْ فَوْقِهِمْ وَمِنْ تَحْتِ اَرْجُلِهِمْ۔ مگر یہ ارضی و سماوی برکات کا وعدہ تو اہلِ تورات سے تھا اور یہ اس کتاب کی اشاعت کرنے والوں کی برکات کا کیا مقابلہ جسے خدا تعالیٰ نے خاتم الکتب قرار دیا ہے اور جس کے رسول خاتم النبیین اور جس کی غلامی انسانوں کے لئے باعث افتخار ہے جسے خدا تعالیٰ نے سید الانبیاء بنایا ہے۔ مگر یہ ساری برکات خلافت کے دامن سے وابستہ ہونے سے ہیں حضرت مصلح موعودؓ اس بارہ میں جماعت کو نصیحت

فرماتے ہیں۔

"جب تک بار بار ہم سے مشورہ نہیں لیتے اُس وقت تک اُن کے کام میں کبھی برکت پیدا نہیں ہو سکتی۔ آخر خدا نے اُن کے ہاتھ میں سلسلہ کی باگ دی ہے؟ انہیں خدا نے خلیفہ نہیں بنایا۔ مجھے خدا نے خلیفہ بنایا ہے اور جب خدا نے

. . . .

اپنی مرضی بتانی ہوتی ہے تو مجھے بتاتا ہے۔ انہیں نہیں بتاتا۔ پس تم مرکز سے الگ ہو کر کیا کر سکتے ہو۔ جس کو خدا اپنی مرضی بتاتا ہے۔ جس پر خدا الہام نازل فرماتا ہے۔ جس کو خدا نے اس جماعت کا خلیفہ اور امام بنا دیا ہے اُس سے مشورہ اور ہدایت حاصل کر کے تم کام کر سکتے ہو۔ اُس سے جتنا تعلق رکھو گے اُسی قدر تمہارے کاموں میں برکت پیدا ہوگی۔ . . . .

. . . . وہی شخص سلسلہ کا مفید کام کر سکتا ہے جو اپنے آپ کو امام سے وابستہ رکھتا ہے۔ اگر کوئی شخص امام کے ساتھ اپنے آپ کو وابستہ نہ رکھے تو خواہ وہ دنیا بھر کے علوم جانتا ہو وہ اُتنا کام بھی نہیں کر سکے گا جتنا بکری کا بچہ کر سکتا ہے۔"

(الفضل ۲۰ نومبر ۱۹۴۶ء)

نویں برکت اس کا ذکر قرآن مجید میں ان الفاظ میں موجود ہے۔ اِنَّمَا كَانَ قَوْلَ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذَا دُعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ اَنْ يَّقُوْلُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ (سورہ نور ع ۷) کہ مومنوں کو جب خدا اور اُس کا رسول بلاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ آؤ تمہارے جھگڑے کا فیصلہ کر دیں تو وہ یہی کہتے ہیں کہ سمعنا و اطعنا کہ حضور کا حکم ہم نے سن لیا اور ہمیشہ حضور کی اطاعت کریں گے یہی وہ لوگ ہیں جو کامیاب ہوں گے اور ہمیشہ مظفر و منصور رہیں گے۔ یہی مضمون کی طرف سورہ نساء میں بھی اللہ تعالیٰ نے ان الفاظ میں توجہ دلائی ہے فرماتا ہے "یہ لوگ کبھی مومن نہیں کہلا سکتے۔ جب تک کہ وہ اپنے جھگڑوں میں اے محمد رسول اللہ تجھے حکم نہ تسلیم کریں اور پھر تیرے فیصلہ پر دل و جان سے وہ راضی نہ ہوں۔" یعنی آخری قاضی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہیں اور حضور کے فیصلوں کو تسلیم کرنا جزو ایمان ہے۔ اس قضا کا نمونہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نیابت میں خلافت کے ذریعہ ظاہر ہو کر دنیا ... آتی

یہ وہ مقدمات جو خاندانوں کو اور قوموں اور اُن کی نسلوں کو آپس میں اُلجھنے سے تباہ کرتے ہیں وہ خلافت کے دور میں اپنے طور پر فیصل پاتے رہے ہیں کہ فریقین نے اُن فیصلوں کو تسلیم کرنا اپنا جزو ایمان سمجھا پس اِن فیصلوں سے فریقین ہمیشہ کے لئے ایک دوسرے سے کٹنے کی بجائے پہلے سے زیادہ ایک دوسرے سے مضبوطی سے جڑے رہے ہیں اور اس تعلق سے میں سمجھتا ہوں کہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیشگوئی ہے کہ آخری زمانہ میں جب دُنیا میں جور و ظلم چھا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ دنیا میں روحانی انقلاب برپا فرمائے گا جس کی برکت سے دُنیا عدل و انصاف سے بھر جائے گی۔ پس اللہ تعالیٰ نے اس کا کرشمہ خلافت ثانیہ و ثالثہ میں دکھایا ہے کہ اس جماعت کے ایک فرد مکرم و محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحب کو اسی عدل اسلامی کے قیام کے لئے ایک نمونہ بنا کر خلافت کی برکت اور دعا سے معراج کمال پر پہنچا کر دنیا کو نمونہ دکھایا ہے کہ یہی وہ جماعت ہے جس میں احمدیت کی تعلیم راسخ ہونے کے بعد ان کے ذریعہ سے دُنیا سے جور و ظلم انشاء اللہ تعالیٰ مٹ جائے گا۔ اور عدل و انصاف کا دور دورہ ہوگا۔ وَمَا تَوْفِيْقِيْ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ۔

دسویں برکت دسویں برکت خود خلافت کے انتخاب کے طریق سے متعلق ہے گو یہ برکت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل امت کو نصیب ہوئی لیکن اس میں بھی مرور زمانہ اور امت کے بہت سے پرفتن ادوار کے گذرنے کی وجہ سے کچھ اشکال پیدا ہو گئے تھے۔ ضرورت تھی کہ صحیح صحیح طریق انتخاب مومنین کی جماعت کے سامنے رکھا جاتا تاکہ آئندہ اس خطرناک سانحہ پر جبکہ جماعت مومنین میں انتشار کا خوفناک دھڑکہ ہوتا ہے خدا تعالیٰ کی تائید و نصرت و برکت مومنوں کے شامل حال ہوتی رہے اور ان کے تسلسل کی ... جاری و ساری رہے۔ چنانچہ حضرت مصلح موعودؓ کے ذریعہ سے جن کو مولیٰ کریم نے اپنے فضل و کرم سے ظاہری و باطنی علوم سے پُر کیا تھا اور موعود خلافت پر تمکین فرمایا تھا یہ توفیق بخشی کہ آپ نے آئندہ کے لئے انتخاب خلافت میں آنے والی مشکلات کا ازالہ فرما دیا۔ حضور خلافت کے متعلق ... فرماتے ہیں:

"خدا تعالیٰ نے جبکہ مجھے خلافت کے منصب پر کھڑا کیا ہے تو میں

پروا جب تھا کہ دیکھوں پہلے خلیفوں کے وقت کیا ہوا تھا۔ اس کے لئے میں نے نہایت کوشش کے ساتھ حالات کو جمع کیا ہے۔ اس سے پہلے کسی نے ان واقعات کو اس طرح ترتیب نہیں دیا۔"

اس ضمن میں حضور نے اسلام میں اختلافات کا آغاز نامی معرکۃ الآراء لیکچر کے ذریعہ جماعت کو فتنہ شکن تعلیم دی ہے تا ہر دور کے افراد اسے مشعل راہ بنا کر اَلْاِمَامُ جُنَّةٌ يُقَاتَلُ مِنْ وَّرَائِهٖ کے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے کامیابی سے ہمکنار ہو سکیں علاوہ ازیں انتخاب خلافت کے بارہ میں خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم کی سنت کے عین مطابق وہ طریق بنایا جس پر چل کر جماعت خلافت کے بابرکت نظام سے قیامت تک متمتع ہو سکتی ہے۔ یہ جماعت پر آپ کا احسان عظیم ہے۔ نیز حضورؓ نے فرمایا

"میں نے اس سے پہلے جماعت کے دوستوں کے مشورہ کے بعد یہ فیصلہ کیا تھا کہ خلیفۂ وقت کی وفات کے بعد جماعت احمدیہ کی مجلس مشاورت دوسرا خلیفہ چُنے۔ مگر موجودہ فتنہ نے بتا دیا کہ یہ طریق درست نہیں اس لئے وہ پرانا طریق جو طول عمل والا ہے میں اُس کو منسوخ کرتا ہوں اور اُس کی بجائے میں اس سے زیادہ قریب طریقہ پیش کرتا ہوں۔ بیشک ہمارا دعوےٰ ہے کہ خلیفے خدا بناتا ہے۔ مگر اس کے باوجود تاریخ کی اس شہادت کا انکار نہیں کیا جا سکتا کہ خلیفے شہید بھی ہو سکتے ہیں جس طرح حضرت عمرؓ۔ حضرت عثمانؓ حضرت علیؓ شہید ہوئے اور خلافت ختم بھی کی جا سکتی ہے جس طرح حضرت حسینؓ کے بعد ختم ہو گئی۔

. . . .

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ جن کو فوراً بعد تحقیقات صدر انجمن احمدیہ کو چاہیئے کہ صحابیت کا سرٹیفکیٹ دیں۔ جامعۃ المبشرین کے پرنسپل اور جامعہ احمدیہ کے پرنسپل اور مفتی سلسلہ اور تمام جماعتہائے احمدیہ پنجاب، سندھ کے امیر یا مشرقی پاکستان کا امیر اور کراچی کا امیر ... کریں۔ اسی طرح نظارتیں ذکر کرتے وقت یہ بھی امر بڑھاتا ہوں کہ ایسے سابق امراء جو دو دفعہ کسی ضلع کے امیر رہے ہوں گو انتخاب کے وقت بوجہ معذوری امیر نہ رہے ہوں وہ بھی اس لسٹ میں شامل کئے جائیں۔ اسی طرح

تمام مبلغ جو ایک سال تک غیر ملک میں کام کر آئے ہیں اور بعد میں سلسلہ کی طرف سے ان پر کوئی الزام نہ آیا ہو ایسے مبلغوں کی لسٹ تیار کرنا تحریک کا کام ہوگا۔ اسی طرح ایسے مبلغ جنہوں نے پاکستان کے کسی ضلع یا صوبہ میں رئیس التبلیغ کے طور پر کم از کم ایک سال تک کام کیا۔ ان کی فہرست بنانا صدر انجمن احمدیہ کے ذمہ ہوگا۔ مگر شرط یہ ہوگی کہ وہ موقعہ پر پہنچ جائیں۔ سیکرٹری شوریٰ تمام ملک میں اطلاع دے دے کہ فوراً پہنچ جاؤ اس کے بعد جو نہ پہنچے اس کا اپنا قصور ہوگا۔ اور اس کی غیر حاضری خلافت پر اثر انداز نہ ہوگی۔"

(تقریر خلافت حقہ ص ۱۵-۱۶)

پھر فرماتے ہیں:-

"اور جب بھی انتخاب خلافت کا وقت آئے اور مقررہ طریق کے مطابق جو بھی خلیفہ چُنا جائے میں اس کو ابھی سے بشارت دیتا ہوں کہ اگر اس قانون کے ماتحت وہ چُنا جائے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ ہوگا۔ اور جو بھی اس کے مقابلہ میں کھڑا ہوگا وہ بڑا ہو یا چھوٹا ذلیل کیا جائے گا۔ اور تباہ کیا جائے گا۔ کیونکہ ایسا خلیفہ صرف اس لئے کھڑا ہوگا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اس پیشگوئی کو پورا کرے کہ خلافت اسلامیہ ہمیشہ قائم رہے۔ پس چونکہ وہ قرآن مجید اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود کی باتوں کو پورا کرنے کے لئے کھڑا ہوگا۔ اس لئے اسے ڈرنا نہیں چاہیئے۔"

(خلافت حقہ اسلامیہ ص ۱۷)

اب جماعت احمدیہ جانتی ہے کہ حضرت مصلح موعودؓ کی یہ سعی کس طرح بارگاہ رب العزت میں مشکور ہوئی اور ہم نے اس کے ذریعہ خدا تعالیٰ کی تائید و نصرت و برکت کا کیسا عظیم الشان نظارہ دیکھا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

(باقی آئندہ انشاء اللہ)

زکوٰۃ کا ادا کرنا ہر صاحب نصاب کے لئے اتنا ہی ضروری ہے۔ جتنا کہ نماز کا ادا کرنا ضروری ہے۔

سونگھڑہ میں جماعت ہائے احمدیہ اڑیسہ کی نہایت کامیاب سالانہ کانفرنس کا انعقاد

(بقیہ صفحہ نمبر اوّل)

مگر میرے ساتھیوں میں سے ایک ساتھی جو ایک عورت ہے اور جو اس وقت اسٹیج پر موجود ہے نے اسکو جواب دیا کہ احمدیت کی تعلیم کا میں نے مطالعہ کیا ہے یہ تو بڑی محبت و پیار کی تعلیم ہے اگر احمدیوں کے جلسہ میں ہم نہ جائیں تو کیا وہ لوگ جو بدامنی پیدا کرتے ہیں انکے جلسہ میں جایا کریں؟ اس لڑکی نے مجھ سے بھی سوال کیا کہ کیا میں احمدیت میں داخل ہو سکتی ہوں؟ کیونکہ اسکی تعلیم مجھے بڑی پیاری معلوم ہوتی ہے۔ دوران تقریر میں فشو مہاراج نے گورنمنٹ آف اڑیسہ سے اپیل کی کہ احمدیت کی تعلیم کے پرچار کے لئے احمدیوں کی ہر طرح سے مدد کی جائے کیونکہ اگر یہ تعلیم دنیا میں رائج ہو گئی تو امن خود بخود قائم ہو جائیگا۔ اور میرا یقین ہے کہ احمدیت دنیا میں کامیاب ہو کر رہے گی۔

منشو مہاراج کی تقریر کے بعد مکرم مولانا بشیر احمد صاحب فاضل مبلغ دہلی کی تقریر شروع ہوئی۔ آپ کی تقریر کا عنوان تھا "دورہ حاضرہ کے متعلق الہامی کتب کی پیشگوئیاں"

آپ نے آیت کریمہ "ھو الذی بعث فی الامیین رسولاً منھم الخ کی تلاوت کے بعد گرنتھ۔ وید اور گیتا وغیرہ کے حوالجات دیتے ہوئے بتایا کہ جب دھرم کا نشٹ ہوتا ہے اور ادھرم کا دور دورہ ہوتا ہے تو ایشور اپنے اوتار بھیجتا ہے۔ اس موقع پر فاضل مقرر نے مختلف زمانوں میں مختلف نبیوں اور اوتاروں کی آمد ان کی مخالفت اور پھر ان کی کامیابی بالخصوص حضرت ابراہیم کی مخالفت کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ آج بھی اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو حضرت ابراہیم کی نسل میں ظاہر کیا اور آپ نے فرمایا کہ حضرت ابراہیم کے متعلق کوئی نسل کہ ... وہ ... ڈرائے نہیں گئے ... تو لوگ مجھ کو آگ ہی ڈال کر دیکھ لیں خدا تعالیٰ ... مجھے اس ... شر سے محفوظ رکھے گا۔ فاضل مقرر نے ... کے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کو ثابت کرتے ہوئے اپنی تقریر ختم کی۔

مولوی صاحب موصوف کی تقریر کے بعد ... جناب ... پرنسپل صاحب ... کی تقریر شروع ہوئی۔ آپ نے تقریر کرتے ہوئے ... سے کہ احمدی ... جلسہ میں ... ہوا

ہوں۔ میں احمدیت کی تعلیم کو سنکر بہت متاثر ہوا ہوں۔ آج دُنیا میں تقریباً تین سو کروڑ لوگ پائے جاتے ہیں اور ان کے اندر مختلف دھرموں کا پرچار بھی ہو رہا ہے مگر مجھے احمدیہ جماعت کے نام کی تمام قسم کو لے کر بیٹھے ہوئے ہیں۔ اس لئے میرا خیال ہے کہ اگر احمدیت کی تعلیم کو اپنایا جائے تو دُنیا سکھ اور شانتی کی کروٹ لے سکتی ہے۔ موصوف کی تقریر کے بعد پہلے دن کا پہلا اجلاس ۱۱ ½ بجے بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔ فالحمد للہ

مورخہ ۲ کا دوسرا اجلاس محترم مولانا بشیر احمد فاضل مبلغ سلسلہ مقیم دہلی کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم خوانی کے بعد محترم صدر جلسہ نے جماعت احمدیہ کے عقائد کے متعلق مختصر روشنی ڈالی اور بتایا کہ ہمارے

. . . .

ہمارے عقائد وہی ہیں جو اسلام نے سکھائے ہیں۔ اس موقعہ پر آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عشق رسول اللہ صلعم کی چند مثالیں پیش کرتے ہوئے سامعین کو محظوظ کیا اور بتایا کہ تیرہ سو سال میں دُنیا اس عشق و فدائیت کی مثال پیش نہیں کر سکتی

محترم مولانا صاحب موصوف کے بعد محترم مولانا حکیم محمد دین صاحب انچارج مبلغ کلکتہ نے اپنی تقریر شروع کی جس کا عنوان تھا "آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ" موصوف نے آیت کریمہ لقد جاءکم رسولٌ من انفسکم عزیزٌ علیہ ما عنتم حریصٌ علیکم بالمؤمنین رؤف الرّحیم۔ کی تلاوت کرنے کے بعد فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی اتنی جامع اور مکمل ہے کہ اسکی مثال کہیں اور نظر نہیں آتی۔ آپ نے بنی نوع انسان کی بھلائی و بہبودی کے لئے انتہائی کوشش اور جدو جہد کی کہ جس کے نتیجہ میں روحانی مردے زندہ ہو گئے اور ... کے ... سدھر گئے۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے:

صادفتھم قوماً کروثٍ ذلّةً
فجعلتھم کسبیکة العقیانِ

یعنی اس قوم کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے گوبر کی طرح ذلیل قوم پایا۔ مگر آپ کی قوت قدسی نے اس کو سونے کی ڈلی میں تبدیل کر دیا۔

دوسری تقریر مکرم مولانا شریف احمد صاحب امینی مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ مقیم بمبئی نے "ضرورت زمانہ" کے موضوع پر کی۔ آپ نے بتایا کہ جس طرح جسمانی زندگی کے لئے خدا تعالیٰ اسباب مہیا کرتا ہے اسی طرح روحانی زندگی کے لئے بھی وہ اسباب مہیا کیا کرتا ہے خدا تعالیٰ رب العالمین ہے اور اس نے اپنے رسول کو رحمۃ للعالمین بنا کر بھیجا ہے۔ اب اسی رسول کے جھنڈے کے نیچے آنے سے دُنیا کو امن مل سکتا ہے جس کو اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بلند کیا ہے۔ اس موقعہ پر فاضل مقرر نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بتائے ہوئے اُن اصول کی وضاحت کی جو حضور علیہ السلام نے قیام امن کے لئے پیش فرمائے ہیں۔ ابھی آپ کی تقریر جاری تھی کہ شری سرت کر وزیر تعلیم اڑیسہ بی کار جلسہ گاہ میں پہنچ گئی۔ معزز مہمان کو استقبالیہ کمیٹی کے صدر مکرم مولوی سید غلام ابراہیم صاحب اسٹیج پر لے آئے۔ محترم امینی صاحب کی تقریر کے بعد وزیر تعلیم اڑیسہ کی خدمت میں مکرم مولوی سید غلام ابراہیم صاحب نے ایڈریس پیش کیا بعدہٗ وزیر موصوف نے ایڈریس کا جواب دیتے ہوئے فرمایا کہ آج جو مان پتر جماعت احمدیہ کی طرف سے مجھ دیا گیا ہے میں اُس کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں خصوصاً اس میں حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی جو تعلیم اور زندگی کے حالات بیان کئے گئے ہیں اس کی قدر کرتا ہوں۔ واقعی اگر حضرت مرزا صاحب کی تعلیم کی طرف دُنیا توجہ کرے تو دُنیا شانتی کا سانس لے سکتی ہے۔ آپ نے بتایا کہ دُنیا میں جب بھی خدا کے اوتار آیا کرتے ہیں تو دُنیا اُن کی مخالفت کرتی ہے۔ مذہب کے نام پر دُنیا میں فتنہ و فساد مچانا انسانیت نہیں ہے تمام مذاہب کے رشیوں، منیوں، پیشواؤں کی تعلیم کے ... دُنیا میں امن قائم نہیں ہو سکتا۔ مجھے بہت ہی خوشی ہوا ہے کہ جماعت احمدیہ اسلام کی جو تعلیم پیش کر رہی ہے وہ قابل غور اور قابل عمل ہے۔

منسٹر صاحب کے تشریف لے جانے کے بعد پروگرام کے ماتحت شری گگن بہاری پروفیسر ... پور کالج کی تقریر شروع ہوئی آپ نے تقریر کرتے ہوئے بتایا کہ جماعت احمدیہ اسلام کی جو تعلیم پیش کر رہی ہے اگر

اسلام ہے تو اس سے بڑھ کر بہتر کی تعلیم اور ہو ہی نہیں سکتی۔ دُنیا میں محبت قائم ہو سکتی ہے تو اسی تعلیم کے ذریعہ ہو سکتی ہے۔ اور انسان اپنے ... تک پہنچ سکتا ہے تو اسی تعلیم کے ذریعہ پہنچ سکتا ہے۔

آخر میں صاحب صدر نے آیت کریمہ "الا بذکر اللہ تطمئن القلوب" سے استدلال کرتے ہوئے بتایا کہ ایک قادر و توانا خدا ہے اور اس کی پناہ میں آنے سے شانتی و سکون مل سکتا ہے آج کے دونوں اجلاس میں کثیر التعداد میں غیر احمدی اور ہندو دوست شامل ہوئے اور بڑے اطمینان کے ساتھ تقاریر سنتے رہے۔ ہمارا یہ اجلاس ۵ بجے اختتام پذیر ہوا۔

مورخہ ۳ ہجرت (۳ مئی) کا پہلا اجلاس زیر صدارت جناب مولانا حکیم محمد دین صاحب مبلغ انچارج بنگال و اڑیسہ منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم خوانی کے بعد پہلی تقریر مکرم شمس الحق خان صاحب کیرنگ کی زیر عنوان "اسلام امن کا مذہب ہے" بزبان اڑیہ ہوئی۔ آپ نے بتایا کہ اسلام کے معنی ہی امن اور سلامتی کے ہیں۔ اسلام نے ہر مذہب کے پیشواؤں کی تعظیم و تکریم کی تعلیم دے کر دُنیا میں امن و شانتی کی بہترین صورت پیدا کی ہے۔

بعد ازاں برین موہن بہاری جو کرائسٹ چرچ کے پادری ہیں نے اپنی تقریر شروع کی انہوں نے کہا کہ روحانیت کے متعلق سیاست دان کبھی کوئی بات نہیں کرتے صرف اپنے پیٹ کے دھندے میں لگے ہوئے ہیں خدا کو چھوڑ کر جو بھی آئے ... وہ فیل ہو جاتی ہے۔ قرآن۔ بائبل اور وید کی تعلیم یہی ہے کہ خدا کی عبادت کی جائے اور ہم تمام خدا کے بچے ہیں ... بھائی بہن بن کر اتفاق و اتحاد کے ساتھ رہنے کی کوشش کریں۔

پادری صاحب کی تقریر کے بعد مکرم مولانا شریف احمد صاحب امینی نے خدا تعالیٰ کی وحدانیت کے موضوع پر تقریر کی۔ آپ نے قرآن کریم، وید اور بائبل کے حوالجات پیش کرتے ہوئے ثابت کیا کہ خدا تعالیٰ ایک ہے اسکا کوئی شریک نہیں۔ اسلام جس خدا کو پیش کرتا ہے وہ اپنی ذات میں واحد و لاشریک ہے۔ اس موقعہ پر آپ نے سورۃ قل ھو اللہ احد ... کی تفسیر کرتے ہوئے خدا تعالیٰ کی وحدانیت کو بڑی وضاحت سے ... کیا۔ ... وفات مسیح ناصری علیہ السلام کے موضوع پر تفصیلاً بحث کرتے ہوئے ثابت کیا کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام ازروئے بائبل، قرآن اور احادیث

رفعت پا چکے ہیں۔ آخر میں آپ نے آیت کریمہ یا حسرۃً علی العباد ما یاتیھم من رسولٍ الّا کانوا بہٖ یستھزءون کی تشریح کرتے ہوئے صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر مدلل اور جامع روشنی ڈالی۔ ۱۱½ بجے دوسرے دن کا پہلا اجلاس بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

مورخہ ۲۵؍۴ کا دوسرا اجلاس دوپہر تین بجے زیر صدارت جناب مولانا شریف احمد صاحب امینی منعقد ہوا۔ اس اجلاس میں پہلی تقریر مولوی سید مبشر الدین صاحب کی وفات مسیح ناصری کے موضوع پر ہوئی۔ آپ نے قرآن مجید اور احادیث سے متعدد دلائل پیش کر کے حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی وفات ثابت کی۔

دوسری تقریر خاکسار کی تھی جس کا عنوان تھا "حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت ثانیہ" خاکسار نے سورۃ الجمعہ کی آیت "وَاٰخرین منھم لمّا یلحقوا بھم وھو العزیز الحکیم" سے استدلال کرتے ہوئے بتایا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی دو بعثتیں قرآن کریم سے ثابت ہیں ایک بعثت اولیٰ جو امیین میں ہوئی اور دوسری بعثت ثانیہ جو آخرین میں ہونی مقدر تھی۔ اس موقعہ پر خاکسار نے قرآن کریم احادیث اور تاریخ کی روشنی میں بعثت اولیٰ کے واقعات کا بعثت ثانیہ کے واقعات سے موازنہ کرتے ہوئے ثابت کیا کہ یہ زمانہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت ثانیہ کا زمانہ ہے جو ظلی اور بروزی طور پر حضرت مرزا غلام احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ ظاہر ہوا ہے۔

تیسری تقریر مکرم مولانا بشیر احمد صاحب مبلغ دہلی کی موعود اقوام عالم کے موضوع پر ہوئی آپ نے فرمایا کہ ہر مذہب و ملت کے افراد اس انتظار میں تھے کہ خدا کی طرف سے کوئی مامور آئے۔ چنانچہ عین وقت پر آنے والا آیا اور اس نے کہا کہ میں عیسائیوں کے لئے عیسےٰ مسلمانوں کے لئے مہدی اور ہندوؤں کے لئے کرشن ہوں۔ اس موقعہ پر آپ نے قرآن کریم۔ وید۔ گیتا وغیرہ کتب کی روشنی میں بڑے دلنشیں پیرایہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کو ثابت کیا۔

آخر میں مولانا شریف احمد صاحب امینی کی صدارتی تقریر ہوئی آپ نے آیت کریمہ "ولا تقربوا ...... ولا تزر وازرۃ وزر اُخریٰ" سے استدلال کرتے ہوئے بڑے درد والحاح کے ساتھ غیر از جماعت افراد سے اپیل ک ...... اکہ ہماری باتوں کو سنیں اور ان پر غور کریں اور اپنے مولیٰ سے راہنمائی چاہیں۔ تب اللہ تعالیٰ خود رہنمائی فرمائے گا۔

آخر میں خاکسار نے اللہ تعالیٰ کے فضل و احسان کا ذکر کرتے ہوئے منتظمین جلسہ اور ان غیر از جماعت احباب کا جو ہمارے جلسہ کو کامیاب بنانے کی کوشش کرتے رہے۔ شکریہ ادا کیا نیز پریس رپورٹرز محکمہ پولیس کے افسران اور دیگر معززین اور سقرریں کا شکریہ بھی ادا کیا۔

مجلس خدام الاحمدیہ کیرنگ خاص طور شکریہ کی مستحق ہے جس کے ممبران خاکسار کی تحریک پر تقریباً چالیس کی تعداد میں آئے ہوئے تھے۔ مکرم ضیاء الحق خان صاحب تو اپنا مائک لے کر جلسہ سے دو دن قبل پہنچ چکے تھے۔ جلسہ سے ایک دن قبل مکرم جبار الحق خان صاحب سیکرٹری امور عامہ کیرنگ مکرم حنیف خان صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ کیرنگ نیز مکرم نور حسین صاحب خادم سرگرم رکن مجلس خدام الاحمدیہ کیرنگ کی معیت میں تقریباً چالیس افراد کا وفد سونگھڑہ پہنچ گیا۔ اور رات ہی میں ہمہ تن معروف ہو کر سٹیج جلسہ گاہ اور گیٹ وغیرہ تیار کر دیا۔ فجزاھم اللہ خیراً۔

مکرم ذو الفقار علی خان صاحب بی اے سیکرٹری امور عامہ جماعت احمدیہ سونگھڑہ کی کوشش سے سارے اڑیسہ میں بذریعہ بس آنے والے مہمانوں کے لئے Concession ٹکٹ کا بھی انتظام ہو گیا جو مہمانوں کے لئے بڑی سہولت کا باعث بنا۔ مجلس شوریٰ کے نمائندگان تک باہمی مشورہ سے طے پایا آئندہ سال کانفرنس کرڈاپلی میں منعقد ہو اگر اس سے قبل ایک پبلک جلسہ کٹک میں منعقد ہو اور اس کے لئے ابھی سے کوشش کی جائے۔

بزرگان سلسلہ اور احباب کرام سے دعا کی التجا ہے کہ مولیٰ کریم اس کانفرنس کے نیک نتائج پیدا کرے اور اپنی رضا سے ہم کو نوازے۔ آمین ثم آمین۔

جلسہ کو کامیاب بنانے کی غرض سے منتظمین جلسہ نے ہزاروں کی تعداد میں ...ی کارڈ چھاپ کر تقسیم کئے۔ خدام نے بذریعہ رکشا در جیپ مائک ہر گاؤں کا چکر لگا کر جلسہ ... علان کیا۔ حضرت مسیح موعودؑ کی مختصر سوانح حیات اور تعلیم اڑیہ زبان میں ہزاروں کی تعداد میں چھاپ کر تقسیم کی گئی۔ جس کا نتیجہ بفضلہ تعالیٰ خوشکن نکلا اور جلسہ انتہائی کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک

عید میلاد النبی صلعم کے موقعہ پر

تقسیم لٹریچر اور تبادلۂ خیالات

حسب معمول امسال ۸ مئی ۱۹۷۱ء کو زیر اہتمام اوقاف اسلامیہ جموں مولانا آزاد پارک محلہ تالاب کھٹیکاں میں عید میلاد النبی صلعم کا جلسہ بڑی دھوم دھام سے منعقد ہوا۔ جس میں شمولیت کے لئے مضافات سے بھی احباب تشریف لائے۔ اور اہل ہنود نے بھی شرکت کی۔ باہر سے مولوی صاحبان کو بھی منگوا کر ان سے تقریریں کرائی گئیں۔ ڈاکٹر ایل سی گنا صاحب اور پادری اے ولیم صاحب نے سیرت پاک حضرت محمد مصطفےٰ پر تقاریر کر کے عقیدت کا اظہار کیا۔ اس موقعہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے احباب جماعت احمدیہ جموں نے حسب ذیل لٹریچر خاصی تعداد میں تعلیم یافتہ احباب میں تقسیم کیا۔

(۱) محامد خاتم النبیینؐ

(۲) مقام محمدیت

(۳) امن کا پیغام اور حرف انتباہ

(۴) The Holy Prophet mohd

(۵) The most Successful Prophet

(۶) What Islam Has done for Universal Brotherhood

(۷) How to Find your most Precious Treasure

(۸) The last message of the prince of Peace

علاوہ ازیں بعض غیر احمدی احباب کے ساتھ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی وفات اور اجرائے غیر تشریعی نبوت وغیرہ امور پر تبادلہ خیالات کیا گیا۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اسکے بہترین نتائج برآمد کرے۔ آمین۔

خاکسار محمد یوسف صدر جماعت احمدیہ جموں۔

تقریب ختم قرآن

عزیزہ سلطان احمد سلمہ اللہ تعالیٰ ابن مکرم و محترم حافظ صالح محمد الہ دین صاحب پی۔ ایچ۔ ڈی پروفیسر عثمانیہ کالج حیدر آباد) نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے ساڑھے چھ سال کی عمر میں قرآن کریم ختم کیا ہے۔ عزیز موصوف کی والدہ محترمہ نے از خود قرآن کریم پڑھایا۔ یہ ایک قابل تقلید نمونہ ہے۔

سکندر آباد (دار الانوار) میں ۲۷ ہجرت (مئی) بعد نماز مغرب و عشاء جلسہ یوم خلافت سے قبل ایک پر عظمت اور مختصر سی تقریب منعقد ہوئی۔ تلاوت قرآن کریم سورہ رحمٰن کا پہلا رکوع عزیز سلطان احمد سلمہ اللہ نے کی۔ درثمین سے محمود کی آمین کے موضوع پر محترم حافظ صاحب نے خوش الحانی سے نظم پڑھ کر سنائی۔ بعدہٗ خاکسار نے قرآن کریم کی فضیلت و عظمت پر ایک مختصر تقریر کی اور خاندان حضرت عبداللہ الہ دین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اس پر عظمت موقعہ پر اپنی اور حاضرین کی جانب سے مبارکباد پیش کی بعد دعا حاضرین کی تواضع مٹھائی سے کی گئی۔ محترم حافظ صاحب موصوف نے اس مبارک موقعہ پر مندرجہ ذیل مدات میں بطور اظہار تشکر چندہ ادا کرنے کا وعدہ فرمایا۔ جو انشاء اللہ تعالیٰ ماہ جون کے دوسرے چندہ جات کے ساتھ مرکز میں پہنچ جائے گا۔

اعانت بدر۔ ۵/- چندہ برائے بیرونی مساجد ۱۰/- کل ۱۵/- روپے

عزیز سلطان احمد سلمہٗ حضرت سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحبؓ کے پڑپوتے اور محترم سیٹھ علی محمد صاحب کے پوتے اور محترم مولانا عبد المالک خان صاحب ناظر اصلاح و ارشاد کے نواسہ ہیں

بزرگان سلسلہ و احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس بچے کو صحت و سلامتی اور خدمت دین کی لمبی عمر عطا فرمائے۔ اور بیش از بیش روحانی و جسمانی علوم سے نوازے۔ محترم حافظ صاحب کی یہ بھی خواہش ہے اور اس کے لئے درخواست دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کے بچے کو قرآن کریم کے حفظ کرنے کی سعادت سے بھی نوازے۔ آمین۔

خاکسار عبد الحق فضل مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ حیدر آباد دکن

مختلف مقامات میں

جلسہ ہائے یوم خلافت کا انعقاد

لجنہ اماء اللہ بنگلور

مورخہ ۳۰ مئی بروز اتوار شام کے ٹھیک پانچ بجے بمقام دار الفضل جلسہ یوم خلافت منعقد کیا گیا جس کی صدارت محترمہ آمنہ بیگم صاحبہ نے کی عزیزہ شاہدہ بیگم صاحبہ کی تلاوت قرآن پاک کے بعد عہد نامہ دہرایا گیا بعدہ میمونہ بیگم صاحبہ نے خوشس الحانی کے ساتھ نظم پڑھکر سنائی یاسمین سلطانہ صاحبہ نے "خلافت، کا بابرکت نظام" کے موضوع پر مضمون پڑھا رابعہ بصری صاحبہ نے نظم پڑھکر سنائی "نظام خلافت" کے موضوع پر ساجدہ بیگم صاحبہ نے مضمون پڑھ کر سنایا میمونہ بیگم صاحبہ نے مناجات پڑھکر سنائی شاہدہ بیگم صاحبہ نے ایک مضمون پڑھ کر سنایا اس کے بعد بشریٰ خالدہ صاحبہ نے خلافت ثانیہ میں خواتین کی ترقی کے عنوان سے ایک مضمون پڑھا ساجدہ بیگم صاحبہ نے نظم پڑھی میمونہ بیگم صاحبہ نے "اسلامی خلافت کا صحیح نظریہ" کے عنوان سے ایک مضمون پڑھ کر سنایا اس کے بعد خاکسار نے ایک مضمون بعنوان "خلافت کا نظام" پڑھ کر سنایا بعدہٗ ناصرہ بیگم صاحبہ نے نظم پڑھی آخر میں سلام پڑھا گیا اور دعا کے بعد ½۷ بجے جلسہ بخیر خوبی برخواست ہوا۔

خاکسار۔ رضیہ بیگم جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ بنگلور

جماعت احمدیہ شیموگہ

مورخہ ۲۸ مئی ۱۹۷۱ء بعد نماز جمعہ احمدیہ مسجد شیموگہ میں جلسہ یوم خلافت منعقد ہوا جس کی صدارت مکرم ڈاکٹر محمود امام صاحب سیکرٹری مال بنگلور نے فرمائی قرآن کریم کی تلاوت مکرم شفیع الرحمان صاحب نے کی بعدہ مکرم جعفر صادق صاحب نے حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کی نظم

"یاد ہے چھبیس مئی سن آٹھ حزب المومنین"

خوش الحانی کے ساتھ پڑھ کر سنائی ازاں بعد مکرم جعفر حسین صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ نے "ضرورت خلافت" کے موضوع پر اور مکرم فیض احمد صاحب مبلغ نے "برکات خلافت" کے عنوان پر تقاریر کیں مکرم جعفر صادق صاحب نے مصلح موعودؓ کا ایک مضمون "ایمان بالخلافت" پڑھ کر سنایا آخر پر صدر جلسہ نے مناسب موقعہ خطاب کیا بعدہٗ مکرم سید ملا صاحب صدر جماعت احمدیہ شیموگہ نے سب کے ساتھ کھڑے ہو کر تاریخی عہد دہرایا اور بعد دعا جلسہ برخاست ہوا۔

خاکسار۔ ایس کے اختر حسین سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ شیموگہ

جماعت احمدیہ سکندرآباد

۲۷ مئی ۱۹۷۱ء کو جماعت احمدیہ سکندرآباد نے ایک جلسہ کی صورت میں یوم خلافت منایا جلسہ ۸ بجے شب بمقام مسجد احمدیہ الہ دین بلڈنگ میں زیر صدارت جناب سیٹھ یوسف احمد الہ دین صاحب پریذیڈنٹ جماعت شروع ہوا محترم مولوی عبد الرحیم صاحب بدر کی تلاوت پاک اور مکرم منصور احمد صاحب ولد مکرم مسعود احمد صاحب درویش کی نظم کے بعد محترم سید رشید احمد صاحب واقف عارضی سونگڑا نے "نظام خلافت کی اہمیت" کے موضوع پر تقریر کی محترم حافظ صالح محمد الہ دین صاحب سیکرٹری مال نے دوہایا نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب الوصیت کے بعض حوالوں کو پیش فرماتے ہوئے فرمایا اب خلفاء قیامت تک آتے رہیںگے مگر موعود خلیفے بار بار نہیں آئیںگے یہ مبارک دور موعود خلیفہ کا دور ہے۔ اس وقت کی قدر کریں اپنے تعلقات کو خلیفہ وقت کے ساتھ مضبوطی سے قائم کریں اور آپ کی ہر آواز پر لبیک کہیں بعد ازاں حضرت مولوی عبد الحق صاحب مبلغ انچارج آندھرا پردیش نے ایک پر مغز تقریر کی جس میں انہوں نے خلافت کی صداقت کو قرآن شریف کی آیات سے ثابت کیا اس کے بعد جناب سیٹھ علی محمد الہ دین صاحب نائب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ سکندرآباد نے حاضرین کا شکریہ ادا کیا اور بعد دعا جلسہ برخاست ہوا۔

خاکسار۔ بشیر الدین الہ دین سیکرٹری تبلیغ و تعلیم و تربیت سکندرآباد

جماعت احمدیہ مدراس

مورخہ ۳۰ ہجرت ۱۳۵۰ ہش کی شام کو ساڑھے پانچ بجے خاکسار کی زیر صدارت یوم خلافت کے سلسلہ میں جلسہ منعقد ہوا مکرم شاہ الحمید صاحب کی تلاوت قرآن مجید اور مکرم رفیع احمد صاحب کی نظم کے بعد عزیزم نعیم احمد صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح اول کی ایک تقریر خلافت کی حقیقت کے عنوان پر تامل زبان میں پڑھکر سنائی دوسری تقریر محترم محمد رفیق صاحب صدر جماعت احمدیہ مدراس کی بعنوان الخلافۃ فی الاسلام ہوئی تیسرے نمبر پر مکرم بشیر احمد صاحب کی تقریر تھی آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک تصنیف الوصیت میں سے ایک حصہ کا تامل زبان میں ترجمہ سنایا اسکے بعد مکرم ڈاکٹر میراں شاہ صاحب نے خلافت کی برکات کے عنوان پر تامل زبان میں تقریر فرمائی بعدہٗ برادرم رفیع احمد صاحب کی انگریزی زبان میں تقریر ہوئی جس میں آپ نے جماعت احمدیہ میں خلافت علیٰ منہاج نبوت کے قیام کی تفصیلات پر روشنی ڈالی۔ اس جلسہ کی آخری تقریر مکرم محی الدین علی صاحب صدر جماعت احمدیہ مدراس کی ہوئی آپ نے جماعت احمدیہ اور ہماری ذمہ داریاں کے عنوان پر تامل زبان میں ایک عمدہ تقریر کی خاکسار نے صدارتی تقریر میں خلافت ثالثہ کا قیام اور اس سے متعلقہ مختلف پیشگوئیاں بیان کیں اسی ضمن میں خاکسار نے نواب صدیق حسن صاحب کی کتاب حجج الکرامہ مطبوعہ ۱۲۹۱ ہجری کے صفحہ ۴۲۴ کا مندرجہ ذیل حوالہ سنایا کہ

المسجد الاقصیٰ لہ عادۃ	★	سادت فصارت مثلاً سائراً
اذا غدا بالکفر مستوطناً	★	ان یبعث اللہ لہ ناصراً
فناصرٌ طھّرہ اوّلاً	★	وناصر طھّرہ آخراً

یعنی مسجد اقصیٰ کی یہ عادت ہے جو اس پر حاوی اور مستولی ہے۔ اور اب وہ مشہور عام بات ہے کہ جب وہ کفر کا دشمن بن جاتی ہے تو خدا تعالیٰ اس کے لئے ایک ناصر مبعوث کرتا ہے ایک ناصر نے اسے پہلے پاک کیا تھا۔ اور ایک ناصر اسے آخری دور میں پاک کرے گا اس پیشگوئی کی حقیقت خدا ہی بہتر جانتا ہے البتہ ہم اتنا کہہ سکتے ہیں کہ اس پیشگوئی سے مراد جمال عبد الناصر نہیں ہو سکتے کیونکہ وہ اس حال میں فوت ہو گئے ہیں جبکہ فلسطین پر یہود کا قبضہ ہے اس پیشگوئی کا مصداق کوئی اور ہی ناصر ہو سکتا ہے۔ اس ضمن میں خاکسار نے سیدنا حضرت مصلح موعودؓ کی تفسیر کبیر الانبیاء کے صفحہ ۵۷۲ کا مندرجہ ذیل اقتباس پڑھ کر سنایا

"یہ سارا نظام جس کو یو۔ این۔ او (UNO) کی مدد سے اور امریکہ کی مدد سے قائم کیا جا رہا ہے خدا تعالیٰ مسلمانوں کو توفیق دے گا کہ وہ اس کی اینٹ سے اینٹ بجا دیں اور پھر اس جگہ پر لا کر مسلمانوں کو بسائے۔۔۔۔۔ سو خدا تعالیٰ کے عباد الصالحون محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے لوگ۔ لازماً اس ملک میں جائیںگے نہ امریکہ کے ایٹم بم کچھ کر سکتے ہیں نہ روس کی مدد کچھ کر سکتی ہے یہ خدا کی تقدیر ہے جو ہو کر رہنی ہے چاہے دنیا کتنا ہی زور لگائے۔"

اس کے بعد خاکسار نے ہماری ذمہ داریوں کی طرف تفصیل سے روشنی ڈالی دعا کے بعد یہ جلسہ ۸ بجے بخیر خوبی اختتام پذیر ہوا۔ جلسہ میں اکثر احباب جماعت شریک ہوئے۔

خاکسار۔ محمد عمر مبلغ انچارج مدراس

جماعت احمدیہ بھدرواہ

مورخہ ۲۷ مئی ۱۹۷۱ء کو بعد نماز مغرب مسجد احمدیہ میں جماعت احمدیہ بھدرواہ کے زیر اہتمام جلسہ یوم خلافت منعقد کیا گیا جسکی صدارت کے فرائض خاکسار جاوید اقبال نے سرانجام دئیے جلسہ کی کارروائی کا آغاز خاکسار کی تلاوت قرآن کریم اور مکرم عبد الغنی صاحب کی نظم سے ہوا بعدہٗ مکرم عبد الرزاق صاحب صدر جماعت احمدیہ بھدرواہ نے زیر عنوان برکات خلافت تقریر کی بعدہٗ خاکسار

نے نظم پڑھ کر سنائی اس کے بعد مکرم عبدالحفیظ صاحب منڈاشی نے جماعت احمدیہ میں خلافت کا قیام کے موضوع پر تقریر کی اس کے بعد مکرم عبدالحفیظ صاحب فانی نے نظم پڑھی آخر میں خاکسار نے خلافت کی ضرورت و اہمیت کے موضوع پر تقریر کی بعدہ مکرم ماسٹر عبدالرزاق صاحب نے دعا کرائی اور رات دس بجے یہ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

خاکسار:۔ جاوید اقبال خادم سلسلہ مقیم بھدرواہ

جماعت احمدیہ ارکھ پٹنہ

مورخہ ۲۷ مئی کو جلسہ یوم خلافت بعد نماز مغرب مسجد احمدیہ ارکھ پٹنہ میں خاکسار کے زیر صدارت منعقد ہوا محترم جبرائیل خاں صاحب کی تلاوت قرآن مجید اور عزیزی ایجاب الحق صاحب کی نظم کے بعد مکرم منشی تبارک علی خاں صاحب نے خلافت کے قیام اور اس کی غرض و غایت پر ایک مختصر تقریر کی اس کے بعد عزیزم میاں ظفرالدین بی ایس سی نے آیات قرآنی اور تواریخ سے برکات خلافت اور اس کی افادیت پر ایک مبسوط تقریر بزبان اڑیہ کی آخر میں خاکسار نے آیت استخلاف پڑھ کر خلافت کی اہمیت و برکات اور ہماری ذمہ داریوں پر مختصر تقریر کی اس کے بعد پر سوز دعاؤں کے ساتھ یہ جلسہ دس بج کر پچیس منٹ پر اختتام پذیر ہوا۔

خاکسار:۔ سید مبشرالدین احمد احمدی

جماعت احمدیہ سونگڑا

جماعت احمدیہ سونگڑا کا جلسہ یوم خلافت بعض مجبوریوں کے باعث بجائے ۲۷ مئی کے ۲۸ مئی کو زیر صدارت مکرم مولوی سید عبدالقادر صاحب سیف الدین بی۔اے جامع مسجد میں بعد نماز جمعہ منعقد ہوا تلاوت قرآن کریم اور نظم خوانی کے بعد پہلی تقریر مکرم مولوی سید غلام ابراہیم صاحب نے "خلافت کی اہمیت" پر کی دوسری تقریر مکرم منشی عبدالمجید صاحب نے خلافت ایک نعمت ہے کے موضوع پر کی تیسری تقریر خاکسار کی ہوئی خاکسار نے آیت استخلاف سے استدلال کرتے ہوئے نظام خلافت کی اہمیت و ضرورت پر مفصل روشنی ڈالی۔

بعد ازاں صدر جلسہ نے آفتاب آمد دلیل آفتاب کی مثال دیتے ہوئے بتایا کہ خلافت اپنی ذات میں ہی صداقت لئے ہوتے ہے۔ نیز بتلایا کہ خلافت ایک ایسی اہم چیز ہے۔ کہ اس کے بغیر وحدت نہیں اور وحدت کے بغیر ترقی نہیں لہٰذا جماعت کی ترقی خلافت ہی سے وابستہ ہے بعد دعا یہ جلسہ بخیر وخوبی اختتام پذیر ہوا۔

خاکسار:۔ سید محمد موسیٰ مبلغ سونگڑا

جماعت احمدیہ یادگیر

مورخہ ۲۹ مئی ۱۹۷۰ء بروز جمعۃ المبارک بعد نماز مغرب مسجد احمدیہ یادگیر میں محترم سیٹھ محمد الیاس صاحب امیر جماعت احمدیہ یادگیر کی زیر صدارت جلسہ یوم خلافت منعقد کیا گیا مکرم عبدالرقیب صاحب کی تلاوت قرآن کریم اور مکرم ولی الدین صاحب کی نظم کے بعد مکرم خواجہ غوری صاحب نے خلافت احمدیہ کے موضوع پر مکرم مولوی احمد حسین صاحب سعیدی وکیل نے خلافت کے برکات کے موضوع پر اور خاکسار بشارت احمد مبلغ یادگیر نے خلافت کی ضرورت و اہمیت پر تقاریر کیں آخر میں صدر صاحب نے مجملاً طور پر تمام تقاریر پر تبصرہ کیا اور خلافت کے ساتھ عقیدت و محبت پیدا کرنے کی تلقین کی بالآخر ایک لمبی پر سوز دعا پر یہ اجلاس ختم ہوا۔

خاکسار:۔ بشارت احمد بشیر مبلغ جماعت احمدیہ یادگیر

جماعت احمدیہ تیماپور

مورخہ ۲۹ مئی بروز جمعہ خاکسار حسب ارشاد مکرم ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ ملحقہ جماعتوں کے دورہ کے لئے یادگیر سے روانہ ہوا۔ اور اسی روز شام کو جماعت احمدیہ تیماپور میں جلسہ یوم خلافت منعقد کیا گیا

مکرم مبارک احمد صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ تیماپور کی صدارت میں جلسہ کی کاروائی شروع ہوئی مکرم ابراہیم صاحب کی تلاوت قرآن کریم اور لڑکے شفیق احمد صاحب کی نظم کے بعد مکرم صدر صاحب نے جلسہ کے اغراض و مقاصد کو بیان کیا۔

ازاں بعد مکرم محمود احمد صاحب نے خلافت ثالثہ میں ہماری ذمہ داریاں کے موضوع پر مکرم قریشی یوسف احمد صاحب بی۔ایس۔سی۔بی۔ایل۔ایل۔بی نے خلافت کی ضرورت اور اس کے برکات کے موضوع پر مکرم مولوی قریشی عبدالرحمٰن صاحب بی۔اے۔بی۔ایڈ نے خلیفہ خدا بناتا ہے اور مکرم مولوی احمد حسین صاحب سعیدی نے خلافتِ احمدیہ کے موضوع پر تقاریر کیں۔

آخری میں خاکسار بشارت احمد مبلغ یادگیر نے ھو اللہ الذی بعث فی الامیین رسولا کی آیت کریمہ سے خلیفہ کے کاموں پر روشنی ڈالی اور بتلایا کہ خلیفہ کو اللہ تعالیٰ مومنین کی جماعت کا تزکیہ نفس اور تطہیر قلوب کے لئے قائم کرتا ہے۔ اور اس کے ذریعہ سے مومنوں کے اندر جو خرابیاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ ان کو دور فرماتا ہے۔ اور نبی کے بعد جو خوف پیدا ہو جاتا ہے۔ اس کو اللہ تعالیٰ اپنے خلیفہ کے ذریعہ دور فرماتا ہے۔ اور مومن پھر ایک ہاتھ پر جمع ہو جاتے ہیں۔

آخر میں صدر صاحب نے بھی خلافت کی ضرورت اور اس کی برکات کا ذکر کرتے ہوئے خلافت احمدیہ کی برکات و فیوض کے چند واقعات بیان کئے اور دعا پر یہ بابرکت جلسہ ختم ہوا۔

خاکسار:۔ بشارت احمد بشیر مبلغ سلسلہ احمدیہ

جماعت احمدیہ کنانور

چونکہ جلسہ یوم خلافت مقررہ تاریخ کو منعقد نہ ہو سکا اس لئے جمعہ کے دن مسجد احمدیہ میں اعلان کیا گیا کہ جلسہ ۳۰ مئی کو مغرب کے بعد منعقد ہوگا اس کے مطابق اتوار کو مغرب کے بعد ٹھیک ساڑھے سات بجے مسجد میں خاکسار کی زیر صدارت جلسہ منعقد ہوا۔

اجلاس کی کاروائی برخوردار پی مظفر احمد کی تلاوت کے ساتھ شروع ہوئی خاکسار نے اپنی افتتاحی تقریر میں خلافت کی اہمیت پر روشنی ڈالی۔ اور اس زمانہ میں دوبارہ خلافت علی منہاج نبوت کے قیام اور اس کے برکات و فیوض پر مختصراً وضاحت کی افتتاحی تقریر کے بعد جناب وی کے محمد حاجی صاحب (نائب صدر جماعت مقامی) نے نظام خلافت کے موضوع پر تقریر کی دوسری تقریر برکات خلافت کے موضوع پر جناب کے پی محمود صاحب نے کی آخر میں خاکسار نے اپنی اختتامی تقریر میں جماعت کے احباب سے خاص کر نوجوانوں سے اپیل کی کہ نظام کی پابندی اور اطاعت کو اپنا نشان بنائیں اور احمدیہ لٹریچر کا مطالعہ کرکے زیادہ سے زیادہ علم حاصل کریں احمدیت اور اسلام کی تعلیم پر عمل کرنے کی کوشش کریں۔ اور غیر احمدی دوستوں اور رشتہ داروں کو احمدیت کا نیک نمونہ دکھائیں۔ بعد دعا کے جلسہ قریباً ۹ بجے برخواست ہوا

خاکسار:۔ این حامد صدر جماعت احمدیہ کنانور کیرلہ

درخواست دعا ہمارے ایک مخلص اور جوشیلے دوست مکرم ڈاکٹر ظفر احمد صاحب کا مورخہ ۱۶ احسان مطابق ۱۶ جون کو پیٹ کا اپریشن ہونے والا ہے احباب جماعت درویشان کرام اور بزرگان سے استدعا ہے کہ وہ موصوف کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپریشن کو کامیاب کرے اور موصوف کو صحت والی لمبی عمر عطا کرکے خادم دین بنائے۔ آمین

خاکسار:۔ غلام نبی مبلغ سری نگر (کشمیر)

ولادت اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے خاکسار کو بتاریخ ۱۱ احسان (جون) بوقت صبح تیسرا لڑکا عطا فرمایا ہے عزیز نومولود کی صحت و سلامتی اور درازی عمر کیلئے نیز نیک صالح اور خادم دین بننے کیلئے دعا کی درخواست ہے خاکسار:۔ سید بشیرالدین (قادیان)

دجّالی فتنوں کا کامیاب مقابلہ بقیہ صفحہ ۲

روحانیت کی برتری ثابت کر دکھائی۔ نہ صرف اپنے وجود کے ذریعہ ان سب باتوں کا ثبوت دینے کا دعویٰ کیا بلکہ آپؑ نے اپنے پیچھے ایسی برگزیدہ جماعت چھوڑی جو اسلام کا زندہ نمونہ ہوتے ہوئے ایسے ہزاروں ہزار روحانی وجودوں پر مشتمل ہے جن سے خدا ہمکلام ہوتا اور ان کی دعاؤں کو بپایۂ قبولیت جگہ دیتا ہے۔ یہ ایک ایسی نعمت ہے جسے اسلام نے بمقابلہ دیگر مذاہب بطور امتیازی نشان کے پیش کیا ہے۔ چنانچہ سورت حٰمٓ السجدہ کی آیت ۳۱ اس پر شاہد ناطق ہے۔

فلسفہ اور علومِ جدیدہ کے تمام الحادی حملوں کا خالص روحانی طاقت کے ذریعہ مقابلہ کرنے کے ساتھ ساتھ مقدس بانیٔ سلسلہ احمدیہ سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے عیسائیت کا بھی مقابلہ فرمایا۔ اور اس میدان میں بھی آپؑ کو ایسی فتح حاصل ہوئی جس کی نظیر نہیں ملتی۔

سیّدنا حضرت رسولِ مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے آنے والے مسیحؑ کے کاموں میں سے اس کا ایک بڑا کام "کسرِ صلیب" قرار دیا ہے۔ جیسا کہ حدیث کے الفاظ "یکسر الصّلیب" سے ظاہر وباہر ہے۔ اور ہر عقلمند آدمی سوچ سکتا ہے کہ اس سے یہ تو ہرگز مراد نہیں ہو سکتی کہ مسیح موعود اس ظاہری صلیب کی لکڑی کو توڑتا پھریگا کیونکہ یہ کام نہ تو مامورِ وقت کی شان کے شایان ہے اور نہ ہی اس فعل کا کوئی فائدہ ہے۔ کیونکہ جب تک مسیحیت کے باطل خیالات کا زور ہے صلیب قائم ہے۔ محض لکڑی کی صلیبوں کو توڑنے سے کچھ فائدہ نہیں۔ صلیب صرف اُسی صورت میں ٹوٹ سکتی ہے اور اس کا زور کم ہو سکتا ہے جبکہ مسیحی لوگوں کے دلوں کو فتح کر کے صلیبی مذہب کا زور توڑ دیا جائے۔

اور یہ بات تو ظاہر ہی ہے کہ مسیحی مذہب کی بنیاد حضرت مسیح کی صلیبی موت ہے مسیحیوں کا کہنا ہے کہ حضرت مسیح صلیب پر مرکر لوگوں کے لئے کفارہ ہوئے اور پھر زندہ ہو کر آسمان پر خدا کے داہنے ہاتھ پر جا بیٹھے، اور اب تک زندہ ہیں۔

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مسیحی لٹریچر اور تاریخی شواہد سے اس امر کا پختہ ثبوت بہم پہنچا دیا کہ :-

(۱)۔۔۔ حضرت مسیح علیہ السلام صلیب دئے جانے کے وقت صلیب پر ہرگز فوت نہیں ہوئے بلکہ جن حالات میں آپ کو صلیب سے اتارا گیا ان سے واضح طور پر یہ ثبوت ملتا ہے کہ وہ بے ہوش ہو گئے تھے۔ اور بعد کے واقعات نے بتا دیا کہ نہ زندہ ہی قبر میں ڈالے گئے اور زندہ ہی اس سے نکالے گئے۔ اس کے بعد نہایت رازدارانہ طریق پر ایک لمبا سفر کر کے ایران۔ افغانستان کے رستے ہندوستان کی طرف چلے آئے اور اپنی عمرِ عزیز کا ایک معقول حصہ سرزمینِ کشمیر میں گزار کر جب اللہ کو پیارے ہوئے تو سری نگر محلہ خانیار میں مدفون ہوئے۔ جن کا مزار اب بھی اس جگہ موجود ہے۔ جو چاہے جا کر دیکھ لے۔۔۔۔!!

(۲)۔۔۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کی زندگی کے حالات اُن کی موت تک ثابت کر کے ان کی قبر تک کا نشان نکال کر حضرت مسیح کی خدائی پر ایسا زبردست حملہ کیا کہ مسیح کی خدائی کا عقیدہ جس پر مسیحی مذہب کی ساری بنیاد ہے ہمیشہ کے لئے ایک مردہ عقیدہ بن گیا۔ اور اس طرح معقول دلائل کے ساتھ مسیحی مذہب کا زور اس رنگ میں توڑ دیا کہ مسیحیت دوبارہ سر نہیں اٹھا سکتی۔ یہی وجہ ہے کہ آج مسیحی پادری کسی احمدی عالم کے مقابل پر آنے کی جرأت نہیں کرتے۔ اور نہ اُن کے پاس احمدیہ جماعت کے دلائل کا کوئی معقول جواب ہے۔

(۳)۔۔۔ ان تاریخی اور انجیلی ثبوتوں کے علاوہ حال ہی میں کفنِ مسیحؑ کے بارہ میں جو نئے انکشافات منظرِ عام پر آئے ہیں اور فلسطین کی مشرقی طرف وادیٔ قمران کے پہاڑی غاروں میں عہدِ عتیق کے نوشتے، مسیح کے صحائف اور یہودیوں اور ابتدائی عیسائیوں کی تحریرات کے جو خزانے حال ہی میں معلوم ہوئے ہیں، یہ سب مقدس بانیٔ سلسلہ احمدیہ کی تحقیق کی تائید کرتے ہیں اور جوں جوں یہ انکشافات منظرِ عام پر آتے جائیں گے کسرِ صلیب اور زیادہ شان کے ساتھ ظاہر ہوتی چلی جائے گی۔ یہ وہ کامیاب حربہ ہے جس کے ذریعہ مقدس بانی سلسلہ احمدیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے رم

جماعتِ احمدیہ موسی بنی مائنز کے زیرِ اہتمام
جلسہ پیشوایانِ مذاہب کا انعقاد

مورخہ ۱۶/۵/۷۱ کو بعد نمازِ مغرب وعشاء مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی کی صدارت میں اس جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی۔ تلاوت ونظم کے بعد مکرم صدر صاحب جلسہ نے افتتاحی تقریر فرمائی جس میں موصوف نے اس جلسہ کی غرض وغایت اور جماعتِ احمدیہ کے تعارف، ومساعی پر روشنی ڈالی۔ اس کے بعد پہلی تقریر موبدار کرتار سنگھ صاحب نے سیرت حضرت بابا نانکؒ کے موضوع پر کی۔ موصوف نے تقریر شروع کرنے سے پہلے بتایا کہ ایسے جلسے صرف جماعتِ احمدیہ کراتی ہے اور مجھے افسوس ہے کہ یہاں غیر مسلموں کی حاضری کم ہے۔ اس جماعت نے تو محبت کا ہاتھ غیر مسلموں کی طرف بڑھایا ہے۔ اب یہ غیر مسلموں کا فرض تھا کہ اس جماعت کی پیشکش کی صحیح معنوں میں قدر کرتے۔ محترم سردار صاحب کے بعد خاکسار نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے بارے میں تقریر کی جو تمام پیشوایانِ مذاہب پر ایمان لانے اور ان کے ماننے والوں سے رواداری اور حسنِ سلوک کے بارے میں تھی۔ خاکسار کے بعد مسٹر ایس۔ این لال نے حضرت رام چندر علیہ السلام کی سیرت وسوانح پر تقریر کی جس میں موصوف نے اُن کے زمانے میں رامائن میں بیان شدہ حالات اور اس کے سدھار کا ذکر کیا۔ ان کی تقریر کے بعد صدر صاحب محترم نے حضرت رام چندر جی کی قربانی کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ آج بھی ہم ان کے نقشِ قدم پر چل کر اپنا کردار بلند کر سکتے ہیں۔۔۔ موصوف کی تقریر کے بعد مکرم مولوی عبدالحق صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت کے بہت سے واقعات بیان کئے اور حضور کے ذریعہ اسلام کی سربلندی اور عروج کی پیشگوئیوں کو بیان کر کے اپنی تقریر کو ختم کیا۔ مکرم مولوی صاحب کے بعد مسٹر جی۔ این بھگت نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی سیرت پر تقریر کی۔ آخری تقریر مکرم مولوی بشیر احمد صاحب کی تھی۔ موصوف نے حضرت کرشن علیہ السلام کی سیرت وسوانح کو احمدیت کے نقطۂ نگاہ سے پیش کیا۔ اور ان کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانِ مبارک سے تصدیق کا ذکر کرتے ہوئے ان کی بعثت کے مقصد کو بیان کیا۔

آخر میں صدر صاحب نے بتایا کہ پیشوایانِ مذاہب کی سیرت پر تقاریر سے انسانوں کے اندر پیدا شدہ مایوسی دور ہوتی ہے اور انہیں غور کرنے کا موقعہ ملتا ہے کہ کیسے حالات میں ان بزرگوں نے اپنا کام شروع کیا اور پھر کس طرح خدا تعالیٰ کی تائید سے کامیاب ہوئے۔ آخر میں مکرم محمد سلیمان صاحب نے اپنی موسیٰ بنی مائنز کی جماعت اور صوبہ بہار کی دیگر جماعتوں کی طرف سے حاضرین۔ مبلغین ومقررین۔ منتظمین ومعاونین کا شکریہ ادا کیا۔ اس کے بعد صدر محترم نے دُعا کے بعد جلسہ کے اختتام کا اعلان فرمایا۔ یہ جلسہ بھی بفضلہ کامیاب رہا۔

خاکسار: حکیم محمد دین مبلغ انچارج مغربی بنگال واڑیسہ

وصیّت

وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ ایک ماہ کے اندر اس سے دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ **سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان**

وصیت نمبر ۱۳۸۲۵ منکہ مجید احمد پرویز ولد مکرم چوہدری محمد احمد خان صاحب قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۱۵ ر جولائی ۱۹۴۷ء پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاک خانہ قادیان۔ ضلع گورداسپور۔ صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ ۲۳/۵/۷۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اس وقت میری منقولہ وغیر منقولہ جائداد کچھ نہیں۔ میری تنخواہ اس وقت ماہوار مبلغ -/۱۰۰ روپے ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن قادیان کرتا ہوں۔ اور آئندہ جو بھی آمد ہو گی یا اگر کوئی جائداد منقولہ یا غیر منقولہ میں پیدا کروں تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان حقدار ہو گی۔ میرے مرنے کے بعد میری جس قدر جائداد ہو گی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وارث صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔ میں اپنی آمد کی کمی بیشی کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ ربنا تقبّل منّا انّک انت السمیع العلیم۔ العبد مجید احمد پرویز گواہ شد مرزا وسیم احمد۔ گواہ شد محمد عبداللہ موصی ۵۸۱۰ نظارت دعوۃ وتبلیغ ۲۳/۵/۷۱۔ گواہ شد محمد احمد خان کلرک دفتر سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان وصیت ۱۲۲۰۴ ۔ ۲۳-۵-۷۱/۵۰

رم اپنے زمانہ میں عیسائیوں کا کامیاب مقابلہ کیا اور آئندہ بھی انہی بنیادوں پر اہلِ اسلام مسیحیوں پر فتحِ نمایاں حاصل کر سکتے ہیں۔

وَبِاللّٰہِ التَّوْفِیْقُ ⁂

نصرت جہاں ریزرو فنڈ میں ادائیگی کرنیوالی جماعتیں

نصرت جہاں ریزرو فنڈ کی مبارک تحریک میں ماہ اپریل و مئی ۱۹۷۱ء میں جن جماعتوں کی طرف سے وصولی ہوئی ان کی فہرست درج ذیل ہے۔ بغرضِ دعا ایسی ہی فہرست حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں بھجوائی گئی ہے۔

اپریل ۱۹۷۱ء		مئی ۱۹۷۱ء	
نام جماعت	رقم	نام جماعت	رقم
چودوار	۲۰-۰۰	قادیان	۱۲۵-۰۰
بھاپور	۲-۰۰	موسیٰ بنی مائنز	۴۰-۰۰
پینگاڈی	۳۰۱-۰۰	برہ پورہ	۱۰۰-۰۰
شموگہ	۲۰۰-۰۰	پینگاڈی	۵۰۰-۰۰
سونگھڑہ	۲۰۰-۰۰	مدراس	۱۲۵-۰۰
خانپور ملکی	۲۰۰-۰۰	کٹک	۲۰-۰۰
بھاگلپور	۸۰۰-۰۰	نیالی	۲۰-۰۰
بمبئی	۵۰-۰۰	شموگہ	۲۰۰-۰۰
رانچی	۲۵-۰۰	یادگیر	۱۰-۰۰
حیدر آباد	۲۰-۰۰	رانچی	۵۰-۰۰
برہ پورہ	۲۱۰-۰۰	سونگھڑہ	۱۰۰-۰۰
کلکتہ	۵۵۰-۰۰	بلا تفصیل	۲۵-۰۰
روڑکلہ	۱۴۱-۰۰	بھدرواہ	۵۰-۰۰
پینکال	۵-۰۰	شاہ آباد	۱۰-۰۰
فیض آباد	۴-۰۰	کلکتہ	۱۰۰-۰۰
قادیان	۲۱۴-۰۰	میزان	۱۴۴۵-۰۰
کالی کٹ	۲۰-۰۰	اپریل ۱۹۷۱ء	۳۴۸۷-۰۰
کیرنگ	۵۵۲-۰۰	مئی ۱۹۷۱ء	۱۴۴۵-۰۰
میزان	۳۴۸۷-۰۰	کل میزان	۴۹۳۲-۰۰

ضروری تصحیح

بدر کے قرآن مجید نمبر میں صفحہ ۱ پر "قرآن مجید کی رو سے۔ حقیقی مومن کی صفات" کے عنوان سے ایک مضمون شائع ہوا ہے۔ ہمیں افسوس ہے کہ مضمون ہذا کے کالم نمبر ایک میں "حقیقی مومن کی تعریف" کی ذیلی سرخی کے تحت دی گئی آیت اور اس کا حوالہ سہواً غلط شائع ہو گئے ہیں۔ اصل آیت کریمہ اور اس کا حوالہ یہ ہے کہ "بَلٰى مَنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ" (سورہ بقرہ ع ۱۳) احباب اس کے مطابق تصحیح فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔ ——— (ایڈیٹر بدر)

ضرورت ہے

مکرم شیخ رشید احمد صاحب ناصر نے "العین" (ابوظہبی) سے لکھا ہے کہ انہیں وہاں پر ایک ایسے ایماندار نوجوان کی ضرورت ہے جو انگریزی ٹائپ اور ڈرافٹنگ اور خاص طور پر کمرشیل خط وکتابت اور اکاؤنٹس کو پورے طور پر آزادانہ کر سکے۔ اسے کم از کم چھ سو روپے ادھر تنخواہ مل جاوے گی اور اخراجات کے بعد وہ تین سو روپے ادھر سے گھر بھجوا سکے گا۔ جو کہ کم از کم پانچ سو روپے (Rs. 500/-) انڈیا میں بذریعہ بینک پہنچ جائیں گے۔

جو احمدی نوجوان بیرون ملک میں ملازمت کے خواہاں ہوں وہ اپنی درخواستیں جملہ کوائف کے ساتھ مقامی امیر یا پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ کی معرفت نظارت ہذا کو ارسال فرمائیں۔ تا نظارت مکرم شیخ صاحب موصوف کو بھجوا سکے۔

ناظر امور عامہ قادیان

زکوٰۃ جب بھی واجب ہو جائے اسکی ادائیگی ضروری ہے

یہ ضروری نہیں کہ کسی خاص مہینہ کا انتظار کیا جائے

زکوٰۃ کی ادائیگی کے لئے اصل مسئلہ یہ ہے کہ جب بھی اس کی ادائیگی کسی شخص پر واجب ہو جائے اسی وقت ادا کر دی جائے۔ چاہے وہ مئی جون کے مہینوں میں ہو یا نومبر دسمبر میں۔ بعض احباب کو یہ غلط فہمی ہے کہ زکوٰۃ کی رقم صرف ماہ رجب المبارک یا رمضان المبارک میں ہی ادا کرنی چاہیئے۔ امید ہے کہ تمام صاحب نصاب اس کا خیال رکھیں گے۔

ناظر بیت المال (آمد) قادیان

سیکرٹریان مال حساب فہمی کرلیں

نظارت ہذا کی طرف سے ۷۱-۱۹۷۰ء (گزشتہ مالی سال) کا سالانہ حساب سیکرٹریان مال کی خدمت میں ۱۲/۱۳ مئی کو بھجوایا جا چکا ہے۔ اسی طرح موجودہ مالی سال کے پہلے ماہ مئی کی وصولی کا حساب بھی ۵/۶ جون کو بھجوا دیا گیا ہے۔ اگر مرکز کے ارسال کردہ حساب میں کوئی غلطی یا کمی بیشی نظر آئے تو نظارت ہذا کو تفصیل کے ساتھ اطلاع دیں۔ تاکہ بعد تحقیق درستی کر لی جائے۔

ناظر بیت المال (آمد) قادیان

درخواست دعا

محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی انچارج مبلغ بمبئی اپنے مکتوب محررہ ۹؍احسان (جون) میں تحریر فرماتے ہیں کہ وہ ان دنوں Low Blood Pressure کے عارضہ میں مبتلا ہیں۔ جس کی وجہ سے چکر آتے ہیں اور کمزوری و نقاہت محسوس کرتے ہیں۔ جملہ احباب و بزرگان سلسلہ کی خدمت میں محترم موصوف کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(ایڈیٹر بدر)

ہر قسم کے پرزے

پٹرول یا ڈیزل سے چلنے والے ہر ماڈل کے ٹرکوں اور گاڑیوں کے ہر قسم کے پرزہ جات کے لئے آپ ہماری خدمات حاصل کریں۔

کوالٹی اعلیٰ ...... نرخ واجبی

آٹو ٹریڈرز ۱۶ مینگولین کلکتہ نمبر ۱

AUTO TRADERS 16 MANGOE LANE CALCUTTA-1

تار کا پتہ { "Autocentre" } ٹیلیفون نمبرز { 23-1652 23-5222